



از الفضل اللہی من فی سائر امان و فی سائر امان و فی سائر امان

408

408

تاریخ کا پتہ  
الفضل  
قادیان



قادیان

علامہ نبوی

ایڈیٹر

The ALFAZZ QADIAN

۱۹۱۵ء جناب حکیم نزار شفیق صاحب صحافتی مددگار  
چھتہ بازار - لاہور  
Lahore.

پتہ: قادیان، ضلع قادیان، پنجاب

قیمت سالانہ پینے اندر ۱۰ روپے

نمبر ۱۲۹ | مورخہ ۱۵ جون ۱۹۳۳ء | مطابق ۲ صفر ۱۳۵۲ھ | جمعہ ۲۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ملفوظات حضرت سید محمد علی صاحب مدنی علیہ الصلوٰۃ والسلام

## المنیر

### آسمانی برکات حاصل کرنے کا طریق

(فرمودہ ۱۳ جون ۱۹۳۲ء)

کسی قسم کی تکلیف نہیں ہونی چاہیے۔ اور ایک برس زندگی بسر ہو۔ حالانکہ  
انبیاء اور قطبوں پر مصائب آئے۔ اردو ثابت قدم رہے۔ مگر میں  
کہہ رہا تھا کہ یہ محفوظ رہنا چاہئے۔ بیعت کیا ہوئی۔ گویا خدا تعالیٰ کو  
رشوت دینی ہوئی۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حسب من ان یتروا  
ان یقولوا آمنا وہم لا یفتنون بئنی کیا یہ لوگ گمان کرتے ہیں کہ  
نقطہ کلمہ پڑھ لینے پر ہی چھوڑ دینے جائیئے۔ اور ان کو ابتلاؤں میں نہیں  
ڈالاجایگا۔ پھر یہ لوگ بلاؤں سے کیسے بچ سکتے ہیں ایک شخص کو جو ہمارے  
ہاتھ پر بیعت کرتا ہے۔ جان لیتا چاہئے۔ کہ جنگِ خرتکے سرمایہ کا کھنڈ  
کیا جاتے کچھ نہ بنے گا۔ اور یہ ٹھیکہ کرنا۔ کہ ملک الموت میرے پاس سے

معاذ کرام کے تعلقات بھی تو آخر دنیا سے ہتھے ہی۔ جائز ادب میں  
مال تھا۔ ذرا تھا۔ مگر ان کی زندگی پر کس قدر انقلاب آیا۔ کہ سب  
ایک ہی دفعہ دست بردار ہو گئے۔ اور نیکو کر لیا۔ کہ ان صلواتی  
وحمیاسی و ممانی اللہ رب العالمین۔ ہمارا سب کچھ اللہ ہی کے ہاتھ  
اگر اس قسم کے لوگ ہم میں ہو جائیں۔ تو کوئی آسمانی برکت اس سے بزرگ  
ہے۔ بیعت کرنا صرف زبانی اقرار ہی نہیں۔ بلکہ یہ تو اپنے آپ کو فروخت کر دینا  
ہے۔ خواہ ذلت ہو۔ نقصان ہو۔ کچھ ہی کیوں نہ ہو کسی کی پردہ نہ کی  
جائے۔ بگڑ دیکھو اب کس قدر ایسے لوگ ہیں۔ جو اپنے اقرار کو پورا کرتے ہیں  
بلکہ خدا تعالیٰ کو آدھا چاہتے ہیں۔ پس یہی سمجھ رکھا ہے۔ کہ اب ہمیں مطلقاً

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بفرقہ العزیز  
کی صحت کے متعلق ۱۳ جون بوقت پانچ بجے شام کی ڈاکٹری  
رپورٹ منظر ہے۔ کہ حضور کی صحت نسبتاً اچھی ہے۔ مگر آج صبح گئے  
اور کان درد کی شکایت تھی۔ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت کامل عطا فرمائے  
سیدنا صاحبہ حکیم صاحبہ بنت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ  
تعالیٰ کے متعلق ڈاکٹری اطلاع ہے۔ کہ انہیں آج ۱۳ جون ۱۹۳۲ء  
کے وقت سے بخار ہے۔ اجاب دماغ صحت فرمائیں  
۱۲ جون بعد نماز مشاء مسجد اقصیٰ میں خان صاحبہ منشی  
برکت علی صاحب نے ذکر صبیح پرتقریر کی۔

پتہ: قادیان، ضلع قادیان، پنجاب



# احمدیہ لیگ ان کی سٹیٹس ریٹ

## مسلم تعلیم و تربیت سٹیٹس ریٹ میں جناب چوہدری ظفر اللہ صاحب کا اہم ترین نوٹ

### گڈ فرائیڈے پر اجتماع

عرصہ زیر دپورٹ میں گڈ فرائیڈے کے موقع پر نو مسلم اجلاس جو عام طور پر ہر جمعہ کو بوجہ تعطیل نہ ہونے کے نہیں آسکتے۔ بکثرت آئے۔ مگر جناب درد صاحب نے واقعہ صلیب کے متعلق دلچسپ خطبہ پڑھا جس میں یہ ثابت کیا کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر نہیں ہوئے تھے۔ قرآن مجید کے اس بیان کی تائید میں تاریخی ثبوت پیش کئے۔ اور بالآخر مسیحیت کی ابتدائی حالت سے احمدیت کا موازنہ کرتے ہوئے بتایا کہ عنقریب وہ نماز آئے گا جبکہ دنیا میں آئے یعنی احمدیت کو غلبہ حاصل ہوگا۔

### مسجد احمدیہ میں لکچر

ہر اوقات کو خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت سے احباب جمع ہوتے رہے۔ نو مسلموں کو تبلیغ کرنے کی عادت ڈالنے کے لئے ان سے بھی لکچر کرتے جاتے ہیں۔ چنانچہ مختلف نو مسلم دوستوں نے لکچر دیتے میر عبد السلام صاحب بی۔ اے۔ سیالکوٹی کا لکچر اسلام کے مومنوں پر ہوا۔ جس میں انہوں نے توحید فرشتوں اور دیگر اسلامی عقائد کا ذکر کیا اور بتایا کہ اسلام ہی سب مذاہب کا اعلیٰ مذہب ہونے کی وجہ سے اس قابل ہے کہ اس کی اتباع کی جائے۔ دوسرے اوقات کو شیخ عبد الرحیم صاحب احمدی نے ضرورت مذہب پر تقریر کی جس میں مختصر طور پر مذہب کی ضرورت اور اس کا پورا کرنے والا صرف اسلام کو ثابت کیا۔ اس کے بعد اوقات کو شرمالہ Nudrah (نو مسلم) نے اسلام اور عیسائیت کے متعلق تقریر کی۔ جس میں قرآن مجید کا بائبل سے اور حضرت مسیح علیہ وآلہ وسلم کا حضرت مسیح علیہ السلام سے مقابلہ کر کے اسلام کی برتری ثابت کی۔

جناب چوہدری ظفر اللہ صاحب کی تقریر  
 جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے ۱۴ مئی ۱۹۲۳ء کو  
 اوقات مسجد میں تقریباً ایک گھنٹہ Value of faith پر تقریر فرمائی۔ اور بتایا کہ یہ مضمون انہیں مولانا درد صاحب کے خطبہ جمعہ سے سوجھا تھا۔ درجہ مترجم کے طور پر جناب چوہدری صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ محمد ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اس لئے کوشش کرنی

چاہیے کہ جو شخص آسکے۔ وہ نماز میں شامل ہو۔ خطبہ میں جناب درد صاحب نے اپنی اس گفتگو کی طرف اشارہ کیا تھا۔ جو بعض لوگوں کے مسیح سرور کی آمد اور شناخت کے متعلق پیمان ہوئی تھی۔ اور کہا تھا کہ لوگ عام طور پر یہ سمجھتے ہیں کہ جو مسیح موعود آئے گا۔ تو ساری دنیا کو فوراً علم ہو جائے گا۔ وغیرہ۔ چوہدری صاحب نے فرمایا کہ اگر کسی مصلح کے آنے کی غرض صرف یہ ہو کہ لوگوں کو علم ہو جائے۔ اور لوگوں کا محض ایمان لے آنا کافی ہو۔ تو بے شک اسے سوج کی طرح چڑھ آنا چاہیے۔ تاہم کو علم ہو جائے۔ مگر انبیاء کے آنے کی غرض یہ ہوتی ہے کہ انسانوں کی زندگیوں میں ایک پاک تیز ہو۔ اور وہ جو ان امور میں ترقی کریں۔ اور یہ صرف تکلفت ایمان لانے سے مکمل نہیں ہو سکتی اس لئے انبیاء اس طرح نہیں آتے۔ کہ فوراً مشرق و مغرب کو علم ہو جائے اس کے بعد آپ نے بتایا کہ انبیاء کی طرح آتے ہیں۔ اور کیونکہ شناخت کئے جاتے ہیں۔ عموماً غربت کی حالت میں پیدا ہوتے ہیں۔ لوگوں کے خیالات کی رد کے مخالف وہ انہیں چلانا چاہتے ہیں۔ اور باوجود مخالفت کے وہ کامیاب ہو جاتے ہیں۔ خدا کا کلام لاتے ہیں۔ یوں تو ہر انسان کے لئے الہام کا دروازہ کھلا ہے۔ اور ہر شخص نفس فروری تنگ میں اپنے خالق و مالک سے ہمکلام ہو سکتا ہے۔ مگر انبیاء کی بعثت کی غرض اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظاہرہ کر کے انکی ہستی ثابت کرنا ہوتا ہے وہ ہجرت بھی دکھاتے ہیں۔ مگر ان میں اخفا کا پہلو ہوتا ہے۔ تاہم انہوں نے لوگ ممتاز ہو جائیں۔ ان کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ لوگ خدا تک پہنچ جائیں۔ اور خدا کے ہو جائیں۔ ایسے لوگ دنیا میں ہر چیز کی قدر قیمت کا ایک نیا سیار قائم کر دیتے ہیں۔ اور جو لوگ انکی تعلیم پر چلتے ہیں۔ ان کا نقطہ نگاہ بدل جاتا ہے۔ اور وہ ہر چیز کو روحانی پیمانہ سے ناچار شروع کر دیتے ہیں۔ گو مضمون ادق تھا۔ مگر چوہدری صاحب نے ایسے صفا اور واضح پیرایہ میں بیان فرمایا۔ کہ سامعین نہایت ہی محفوظ ہوئے تقریر کے بعد ایک صاحب نے سوال کیا۔ جس کا جواب چوہدری صاحب نے ایسی عمدگی سے دیا کہ سوال کرنے والے نے اقرار کیا کہ اس کی پوری تسلی ہو گئی ہے۔ سامعین کی تعداد ۵۵ مسمی۔ نو مسلموں کے علاوہ ایم۔ اے۔ پڑھوے۔ آئی بی ایس آئی ایم۔ ایس کے بعض طلباء بھی تھے۔ لکچر کا اعلان نہیں

# المثلثانی، اہل کابریہ، رضا صاحب

## حضرت خلیفۃ مسیح اید اللہ ظہار ان کی

لفضل نمبر ۱۴۸ مین مطبوعہ آری کے سٹیٹس  
 اہل کابریہ ۱۳ جون ۱۹۲۳ء میں حضرت خلیفۃ مسیح اید اللہ ظہار ان کی تقریر کے بارے میں حضرت العزیز کی مطبوعہ ڈاڑھی جب حضور کی خدمت میں پیش ہوئی تو حضور نے اس پر اظہار تارا منگی فرمایا۔ اور ارشاد فرمایا کہ میں پہلے بھی کئی مرتبہ الفضل کے عملہ کو تنبیہ کر چکا ہوں۔ مگر افسوس ہے کہ ڈاڑھی کے شائع کرنے میں اب تک نہایت بے اعتیادگی سے کام لیا جاتا ہے۔ چنانچہ بعض باتیں جو چند اصحاب کی موجودگی میں بیان ہوئی تھیں۔ انہیں اخبار مذکورہ بالا میں غلط طور پر درج کیا گیا ہے۔ یعنی بعض صورتوں میں محض خلاصہ دیا گیا ہے۔ جو غلط فہمی پیدا کر سکتا ہے۔ اور بعض امور جو کسی اور سلسلہ گفتگو سے تعلق رکھتے تھے۔ انہیں اس ضمن میں بیان کر کے مضمون کو غلط ملاحظہ کر دیا گیا ہے۔ اور اس طرح قطع و برید کی گئی ہے۔ کہ صحیح مفہوم ظاہر نہیں ہوتا۔ نیز بعض باتیں غلط طور پر حضور کی طرف منسوب ہو گئی ہیں۔ اس سے پیشتر بھی حضور نے الفضل کے ایک نمبر میں ڈاڑھی کی نسبت تصحیح فرمائی تھی۔ اور ہدایات دی تھیں۔ حضور نے جب الفضل نمبر ۱۴۸ جون ۱۳ جون ۱۹۲۳ء کی ڈاڑھی ملاحظہ فرمائی۔ تو نا پسندیدگی کا اظہار فرمایا۔ اور ارشاد فرمایا کہ اگر اس نمبر کی اشاعت کی جائے تو روک دیا جائے۔ اور آئندہ کے لئے اس بات کی سختی سے نگرانی کی جائے کہ ڈاڑھیوں پوری پوری احتیاط کے ساتھ لکھی جائیں۔ اور احتیاط کے ساتھ شائع کی جائیں۔

## عملہ الفضل کی طرف اپنی بے احتیاطی پر اظہار مذمت

الفضل کے عملہ کو نہایت افسوس ہے۔ کہ الفضل نمبر ۱۳ جون ۱۹۲۳ء میں حضرت خلیفۃ مسیح اید اللہ ظہار ان کی تقریر کے بارے میں حضرت العزیز کی مطبوعہ ڈاڑھی جب حضور کی خدمت میں پیش ہوئی تو حضور نے اس پر اظہار تارا منگی فرمایا۔ اور ارشاد فرمایا کہ میں پہلے بھی کئی مرتبہ الفضل کے عملہ کو تنبیہ کر چکا ہوں۔ مگر افسوس ہے کہ ڈاڑھی کے شائع کرنے میں اب تک نہایت بے اعتیادگی سے کام لیا جاتا ہے۔ چنانچہ بعض باتیں جو چند اصحاب کی موجودگی میں بیان ہوئی تھیں۔ انہیں اخبار مذکورہ بالا میں غلط طور پر درج کیا گیا ہے۔ یعنی بعض صورتوں میں محض خلاصہ دیا گیا ہے۔ جو غلط فہمی پیدا کر سکتا ہے۔ اور بعض امور جو کسی اور سلسلہ گفتگو سے تعلق رکھتے تھے۔ انہیں اس ضمن میں بیان کر کے مضمون کو غلط ملاحظہ کر دیا گیا ہے۔ اور اس طرح قطع و برید کی گئی ہے۔ کہ صحیح مفہوم ظاہر نہیں ہوتا۔ نیز بعض باتیں غلط طور پر حضور کی طرف منسوب ہو گئی ہیں۔ اس سے پیشتر بھی حضور نے الفضل کے ایک نمبر میں ڈاڑھی کی نسبت تصحیح فرمائی تھی۔ اور ہدایات دی تھیں۔ حضور نے جب الفضل نمبر ۱۴۸ جون ۱۳ جون ۱۹۲۳ء کی ڈاڑھی ملاحظہ فرمائی۔ تو نا پسندیدگی کا اظہار فرمایا۔ اور ارشاد فرمایا کہ اگر اس نمبر کی اشاعت کی جائے تو روک دیا جائے۔ اور آئندہ کے لئے اس بات کی سختی سے نگرانی کی جائے کہ ڈاڑھیوں پوری پوری احتیاط کے ساتھ لکھی جائیں۔ اور احتیاط کے ساتھ شائع کی جائیں۔

کے تمام اہل کابریہ میں بہت عورتوں میں جو اس کی اہمیت کو سمجھتی ہیں ان کے لئے یہ کتاب بہت ہی مفید ہے۔ اس کی اشاعت اور ترقی کے لئے ہر ایک کو اپنا حصہ دینا چاہیے۔



نمبر ۲۹ قایمان آرا الامان مورخہ ۱۵ جون ۱۹۳۳ء جلد ۲۰

# گاندھی جی دیا نڈی کی شکل میں

## حفاظتِ اسلام کے لئے مسلمانوں میں بیداری کی ضرورت

گاندھی جی کے طریق عمل اور ان کی سرگرمیوں کی تک جانی والا شخص جانتا ہے۔ کہ ان کی تمام جدوجہد ہندو دہرم کی حفاظت و ترقی اور ہندو قوم کو تمام دیگر اقوام پر غلبہ دلانے کے لئے ظہور میں آرہی ہے لیکن جب سے انہوں نے اچھوت اقوام کو بغیر انہیں انسانیت کے حقوق دئے ہندوؤں میں جذب کرنے کی کوشش شروع کی ہے۔ ان کی یہ غرض وفاقیت بالکل نمایاں اور واضح ہو گئی ہے۔

### مذہبی میدان میں

۲۰ ستمبر ۱۹۳۲ء سے فائدہ کشی شروع کرنے کے متعلق انہوں نے جو خط و کتابت وزیر ہند اور وزیر اعظم کے ساتھ کی تھی۔ اس میں انہوں نے اپنے آپ کو سیاسی لیڈر کی حیثیت سے نہیں بلکہ "مذہبی آدمی" کی پوزیشن میں پیش کرتے ہوئے لکھا تھا۔ "میری رائے میں اچھوت اقوام کے لئے جداگانہ انتخاب ہندو دہرم کے لئے مغزت رساں ہے" اور اس کی مزید تشریح یوں کی تھی کہ "اچھوتوں کا جداگانہ انتخاب سیاسی پہلو سے بے شک اہم ہے۔ مگر مذہبی اور اخلاقی پہلو کے مقابلہ میں اس کی کوئی اہمیت نہیں رہتی۔ اور بالآخر یہ قرار دے دیا تھا کہ "میرے نزدیک یہ معاملہ قائل مذہبی حیثیت رکھتا ہے"۔ گویا گاندھی جی سیاسی سیاست سے لکل گزرنے ہی میدان میں داخل ہوئے اور انہیں کھلم کھلا یہ اعتراف کرنا پڑا کہ "چونکہ میں مذہبی آدمی ہوں۔ اور اپنے آپ کو ایسا ہی سمجھتا ہوں۔ میرے لئے سوائے اس طریق کے اور کوئی طریق نہیں رہا۔ جس پر عمل کر سکوں"

### اسلام کے خلاف

اس اعلان کے بعد ان لوگوں کی آنکھیں کھل جانی چاہیے تھیں۔ جو گاندھی جی کو سیاسی لیڈر سمجھ کر اور یہ خیال کر کے کہ وہ ہندوستان کو ایک متحدہ قومیت کی شکل دے کر اور مختلف اقوام

کا آپس میں منصفانہ سمجھوتہ کر اگر ہندوستان کی حکومت اہل ہند کو دلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن جن لوگوں نے گاندھی جی کی اندھا دھند تقلید کرنا اپنا فرض سمجھ رکھا ہے۔ وہ ٹس سے مس نہ ہوتے حتیٰ کہ مسلمان کہلانے والے گاندھی پرستوں نے بھی یہ خیال نہ کیا کہ جب گاندھی جی نے سیاسیات سے کنارہ کشی اختیار کر کے ہندو دہرم کی حفاظت کا علم بلند کر دیا ہے۔ اور وہ اس کی خاطر جان تک دینے کے لئے تیار ہو گئے ہیں۔ تو اس کام صاف مطلب یہ ہے کہ انہوں نے ہندو دہرم کو تمام مذاہب پر غلبہ دلانے کی طرف اپنی ساری توجہ پھیر لی ہے۔ اور اس سلسلہ میں اسلام اور مسلمانوں کے بھی وہ ایسے ہی خلاف ہیں۔ جیسے کہ عیسائیت یا کھسی اور مذہب کے

### گاندھی جی ہندوؤں کی نگاہ میں

پھر ان لوگوں کی بے حسی بلکہ بے غیرتی کے متعلق کیا کہا جائے جنہوں نے گاندھی جی کے اس کھلم کھلا اعلان کے متعلق ہندو اخبارات اور ہندو لیڈروں کی طرف سے واضح تشریحات سنیں۔ مگر پھر بھی ان پر کوئی اثر نہ ہوا۔ اخبار "ملاپ" (۱۶ ستمبر ۱۹۳۲ء) نے لکھا "گاندھی جی نے اس بار جو مسئلہ شروع کیا ہے۔ مسلمان اس سلسلہ میں کہیں بھی نہیں ہیں اس بار وہ ایک ہندو کی شکل میں دنیا کے سامنے آئے ہیں۔ ہندو دہرم کی حفاظت ان کا پریم دھرم ہے" گویا مسلمانوں کو صاف الفاظ میں بتا دیا گیا۔ کہ گاندھی جی نے اچھوتوں کے متعلق جو جدوجہد شروع کی ہے۔ اس کے متعلق مسلمان یہ خیال نہ کریں۔ کہ اس سے کسی نہ کسی رنگ میں ان کو بھی کچھ ذکچہ فائدہ پہنچ جائے گا۔ کیونکہ اب گاندھی جی ایک ہندو کی شکل میں دنیا کے سامنے آئے ہیں۔ اور ہندو دہرم کی حفاظت کے مقصد کو لے کر کھڑے ہوئے ہیں۔

سٹرٹی۔ اس رنگا آرم شہور ہندو لیڈر نے تو یہاں تک کہا "سری کرشن نے کہا ہے۔ کہ جب کبھی ہندو دہرم کا ناش ہوتا ہے۔ اور سنسار میں پاپ پھیلتا ہے۔ تو میں اس سنسار میں آکر منس ماتر بنی نوع انسان کی بہا تارا امداد کرتا ہوں۔ ہم بہا تارا گاندھی کے تئیں اسی طرح اپنی شرد کا اظہار کرتے ہوئے یہ سمجھتے ہیں۔ کہ وہ پر ماتما کے حکم سے منس ماتر کی بہا تارا کے لئے آئے ہیں۔ اور آج نہایت ہی موزوں اور شاذ طریقہ سے ہمارے دشمنوں کے حکم مانتے ہوئے۔ اور دیوتاؤں کے عقیدہ پر کار بند رہتے ہوئے بہا تارا گاندھی نے اپنے اوپر ایک ایسے فیصلہ کے خلاف اپنی جان تک لڑا دینے کا برت دھارا کیا ہے۔

### اسلام اور مسلمانوں کے لئے خطرہ

مطلب صاف ہے۔ کہ گاندھی جی ہندوؤں کے نزدیک پر ماتما کے حکم سے دشمنوں کے حکم کو مانتے ہوئے۔ اور دیوتاؤں کے عقیدہ پر کار بند رہتے ہوئے ہندو دہرم کی ترقی اور اشاعت کا کام کر رہے ہیں۔ اس کا نتیجہ ظاہر ہے۔ کہ وہ دیگر مذاہب کو اور خصوصاً اسلام کو ہندوستان سے شادینا چاہتے ہیں۔ ہمیں ان لوگوں کی عقل و سمجھ پر بے حد حیرت ہے۔ جو یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ اچھوت اقوام کو ہندوؤں میں جذب کرنے کے لئے گاندھی جی نے جو ہم شروع کر رکھی ہے اس میں اسلام اور مسلمانوں کے لئے کوئی خطرہ نہیں ہے۔ اور بعض مسلمان کہلانے والوں کی نادانی اور جہالت تو یہاں تک بڑھی ہوئی ہے کہ وہ اس بارے میں گاندھی جی کی امداد کر رہے ہیں۔ حالانکہ صاف ظاہر ہے۔ کہ اگر ہندو گاندھی جی کے پیچھے چل کر ان اچھوت اقوام کو جن کے سایہ تک سے دور بھاگتے ہیں۔ جن میں انسانیت کا ایک ذرہ بھی نہیں سمجھتے۔ اور جن کے ساتھ ذلیل سے ذلیل اور بد سے بدتر سلوک رکھنے کے احکام ان کی مقدس کتب میں موجود ہیں۔ اپنے ساتھ شامل کرنے پر تیار ہو گئے۔ اور انہوں نے اچھوتوں کی ہستی کو مٹا کر انہیں اپنے اندر جذب کر لیا۔ تو پھر ہندوستان میں ان کی اکثریت اس درجہ خوفناک ہو جائے گی۔ کہ مسلمان ان کے سامنے آنکھ بھی نہ کھاسکیں گے۔ اور جب ہندوؤں کے نزدیک مسلمان مجرم پاپ ہیں تو اس پاپ کو ناش کرنے کے لئے جو چاہیں گے۔ کریں گے۔

### گاندھی جی اور دیا نڈی

ہندوؤں میں دیا نڈی جی اسی مقصد اور مدعا کو لے کر کھڑے ہوئے تھے لیکن چونکہ وہ کھلم کھلا میدان میں آئے۔ اس لئے مسلمان ہوشیار ہو گئے۔ اور اپنی حفاظت کے لئے انہوں نے جدوجہد شروع کر دی۔ لیکن گاندھی جی بہت گہری چال چل رہے ہیں۔ اس لئے مسلمانوں کا ایک حصہ ابھی تک اپنی حقیقت سے واقف نہیں۔ حالانکہ بات یہ ہے۔ کہ گاندھی جی زیادہ خطرناک رت میں دیا نڈی کی غرض وفاقیت کو پورا کرنے کے لئے مصروف عمل ہیں۔ اور انہی کی شکل پر نمودار ہو چکے ہیں۔ یہ ہم ہی نہیں کہتے خود دیا نڈی کے پیرو اور یہ صاحبان کہہ رہے ہیں۔



آریہ صاحبان کا یہ دعویٰ ہے کہ ہندو دھرم اور ہندو تہذیب کو از سر نو قائم کرنے کے لئے دیانند جی کھڑے ہوئے تھے۔ دیانند جی کو اس میں کامیابی ہوئی یا نہیں لیکن اب وہ کہہ رہے ہیں "ہاتما گاندھی کی کٹھن تپا نے ہندو تہذیب اور ہندو دھرم کی سوئی ہوئی سپرٹ کو جگا دیا ہے" وہ ہندو تہذیب کو از سر نو جیوت کرنے والے ہیں" (مطاب ۱۳۳۱ء)

ایک دوسرے اخبار پر تاپ (۱۳۳۱ء) نے تو یہاں تک لکھ دیا ہے کہ "دیانند اور اس کے ماننے والے نہ کیوں خوش ہوئے کہ ان کے کام کا بیڑا اٹھایا آج گاندھی نے یہ ہے گاندھی جی کا صحیح نقشہ جو آریوں نے کھینچ کر پیش کیا اور اس کی موجودگی میں اس بارے میں شک و شبہ کی قطعاً گنجائش نہیں رہتی۔ لیکن اغراض و مقاصد کو لے کر دیانند جی پر مارے تھے وہی گاندھی جی کے ہیں۔"

### دیانند جی کا کام

اس موقع پر اگر مختصر آریہ بنایا جائے کہ دیانند جی نے ہندو دھرم کی حفاظت اور ہندو تہذیب کو زندہ کرنے کے کیا طریق ارشاد فرمائے اور ان کے پیش نظر وہ کون کام تھا جس کا بیڑا آج گاندھی جی نے اٹھایا ہے۔ تو بے جا نہ ہوگا۔ سب سے اہل دیانند جی نے یہ کوشش کی کہ مسلمانوں اور عیسائیوں کو غیر ملک والے قرار دیکر ان کے خلاف ہندوؤں کے دلوں میں نفرت و حقارت کے جذبات پیدا کر دیں۔ اور اس طرح ان کے خون کے پیاسے بنا دیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنی اس کتاب میں جسے آریہ دیگر مذاہب کی اہامی کتب کے مساوی درجہ دیتے اور جس میں درج شدہ احکام پر عمل کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں لکھا:-

"جب سے غیر ملک کے گوشت خور لوگ مسلمان اور عیسائی (اس ملک (ہندوستان) میں آکر گھائے وغیرہ جانوروں کے مارنے والے شراب خور فکران ہوئے ہیں۔ تب سے برابر یوں کا دکھ بڑھتا جاتا ہے" (ستیارتھ پرکاش ایڈیشن چارم صفحہ ۳۵) پھر لکھا:-

"شروع دنیا سے لے کر ہما بھارت تک چکر دہنی یعنی تمام روئے زمین پر حکومت کرنے والے راجا آریہ کل میں ہی ہوتے تھے اب ان کی اولاد اپنی بد بختی کے باعث راج کھو کر غیر ملک والوں کے پاؤں تلے دب رہی ہے" (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۵) جن لوگوں کے دلوں میں مسلمان اور عیسائیوں کے متعلق اس طرح زہر بکھرا گیا ہو۔ اور جن کی راہ نمائی کا فخر گاندھی جی کو حاصل ہو چکا ہو۔ ان سے اہل ہند کو جس قسم کی توقعات ہو سکتی ہیں اور ہونی چاہئیں۔ ان کی تشریح کرنے کی ضرورت نہیں۔

خود یا نند جی نے اس بارے میں منوجی جہا راج کا یہ حکم ہندوؤں کے لئے پیش کر کے خطرہ کو بالکل نمایاں کر دیا ہے۔ کہ "جو شخص دید اور عابد لوگوں کی دید کے مطابق بنائی ہوئی کتابوں کی بے عزتی کرتا ہے۔ اس دید کی برائی کرنے والے منکر کو ذات۔ جماعت اور ملک سے نکال دینا چاہیے" (ستیارتھ صفحہ ۳۵) دوسری جگہ دید کی بے عزتی کرنے کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ "دید کے خلاف کو ماننا" (ستیارتھ صفحہ ۳۵) گویا ہر وہ شخص جو دیدوں کو نہیں مانتا۔ دیدک دھرم میں اس کی یہ سزا ہے کہ اسے ذات۔ جماعت اور ملک سے نکال دیا جائے۔"

### مسلمان غور کریں

یہ دیانند جی کے کام کا نہایت ہی مختصر سا خاکہ ہے۔ اور آریہ اب اس لئے خوش ہو رہے ہیں۔ کہ گاندھی جی نے اس کام کو سر انجام دینے کا بیڑا اٹھایا ہے۔ ہمیں اس کے متعلق نہ گلہ ہے نہ افسوس۔ ایک گاندھی چھوڑا اگر ہزار گاندھی بھی دیانند کی روح لے کر کھڑے ہو جائیں تو انہیں ناکامی اور نامرادی کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئیگا۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کیا مسلمان حفاظت اسلام کی طرف سے اب بھی فاضل پڑے رہیں گے۔ اور گاندھی جی کو ان کی دیانندی شکل میں دیکھنے کے لئے تیار نہ ہوں گے۔ گاندھی جی نے اپنے عمل سے اور ان کے پیروؤں نے ان کے اعمال کی تشریحات سے واضح کر دیا ہے۔ کہ دیانند جی نے اب گاندھی جی کی شکل میں جنم لیا ہے۔ اور دیانند جی کے کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اب بھی اگر کوئی مسلمان گاندھی جی کو دشمن اسلام دیا نند جی کے ماننے نہیں سمجھتا۔ اور ان کی سرگرمیوں کو اسلام اور مسلمانوں کے لئے نقصان رسائی نہیں کرتا۔ تو ہمیں اس کے دعوئے اسلام میں بھی شک ہے۔ وہ دراصل دشمن اسلام ہے۔ جو مسلمان ہٹلار گاندھی جی کا آکار بنا ہوا ہے۔ ایسے لوگوں کو نظر انداز کرتے ہوئے ہم ان لوگوں کو جن کے دل میں اسلام کا درد ہے۔ جو اسلام کی حفاظت کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ جو ہندوؤں کی غلامی کو موت سے بدتر خیال کرتے ہیں۔ اور جن کے نزدیک ہندوستان پر ہندوؤں کا تسلط بہت بڑا عذاب ہے۔ توجہ دلاتے ہیں۔ کہ اسلام کی حفاظت اور اشاعت کے لئے ہر ممکن سعی کوشش کریں۔ اور گاندھی جی کو اپنے منصوبوں اور ارادوں میں ناکام کر کے ان پر واضح کر دیں۔

بہر رنگے کہ خواہی جامہ سے پوش  
من انداز قدرت رائے شناسم

اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ اچھوت اقوام میں خصوصاً سے تبلیغ اسلام کی جائے اور ان میں اس پھندے میں نہ پھنسے دیا جائے۔ جو ان کے لئے تیار کیا جا رہا ہے

# مسلمانان کشمیر کی خانہ جنگی

## ریاست کشمیر کا تشدد

افسوس ہے۔ کہ اہل کشمیر خانہ جنگی میں مبتلا ہو کر نہ صرف خود ایک دوسرے کی تخریب اور نقصان رسانی کے درپے ہو گئے بلکہ ریاست کو ایک بار پھر تشدد اور سختی کا المناک مظاہرہ کرنا بھیکا موقع مل گیا۔ دراصل فتنہ جو اب قیامت بن کر مسلمانان کشمیر پر ٹوٹ پڑا ہے۔ اس وقت شروع ہو چکا تھا جبکہ ریاست مسلمانوں کے مطالبات تسلیم کرنے پر مجبور ہو گئی تھی۔ اور اسے بعض صلاحات نافذ کرنے کا وعدہ کرنا پڑا تھا پھر جوں جوں مسلمانوں کے مطالبات مضبوط ہوتے گئے۔ مسلمانوں میں تشفاق پیدا کرنے کیلئے یوسف شاہ صاحب میر داغی سرگرمیوں میں بھی افسانہ ہوتا گیا۔ اور وہ نہ نئی انجنینس پیدا کر کے ریاست کی خاص خدمات سر انجام دینے لگا۔ پچھلے دنوں جب اس کی سرگرمیاں بالکل واضح ہو گئیں تو ریاست نے اس سے حفاظت امن کی ضمانت طلب کی۔ اور ضمانت نہ دینے پر اسے علاقہ جموں کے ایک جیل میں بھیجا۔ لیکن چند ہی روز کے بعد اسے اپنے گھر پہنچا دیا گیا۔ اور یہ عقدہ نہ کھلا کہ کسی نے اس کی ضمانت دی یا نہیں۔ اور اگر دی تو کس نے۔

اس کا ردوائی کو دیکھتے ہوئے جو دراصل ڈرامہ سے زیادہ وقعت نہ کہتی تھی خیال کیا گیا تھا۔ کہ یہ تمہید ہے اس مقصد کی۔ جو ریاست کے پیش نظر ہے۔ اور جو ان لوگوں کو سختی اور تشدد کا نشانہ بنا رہے جن کے خلاف یوسف صاحب۔ مصروف عمل تھا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ یوسف کو اور دھرم پور کا جیل دکھا کر اپنے گھر پہنچا دیا گیا۔ لیکن شیخ محمد عبداللہ صاحب اور ان کے رفقاء کا جنہیں یوسف شاہ نے اپنا مد مقابل بنا رکھا تھا۔ اور جن کے خلاف ہر طرح اشتعال لاکر فساد برپا کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ انہیں ہنگامی قانون کے ماتحت گرفتار کر کے جیل خانہ میں ٹھونس دیا گیا۔ اس کے بعد شیخ عبداللہ صاحب کے متعلق اظہار ہمدردی کرنے والوں کے ساتھ جو سلوک کیا جا رہا ہے۔ اور جو کشمیر سے آمد اطلاعات سے ظاہر ہے وہ نہایت ہی افسوسناک ہے۔ اور اس طرح صریح طور پر ثابت ہو رہا ہے۔ کہ ریاست کی غرض مسلمانوں کی خانہ جنگی کو دور کرنا اور امن قائم کرنا نہیں۔ بلکہ ان لوگوں کو جو اپنے حقوق کا مطالبہ کرتے اور اپنے مطالبات کو پورا کرنے پر زور دے رہے ہیں سختی اور تشدد کے ذریعہ دبانا ہے۔

ریاست کشمیر اگر ایک دفعہ پھر مسلمانان کشمیر کے حوصلہ اور استقلال کا جائزہ لینا چاہتی ہے اور ان کی خانہ جنگی کی آڑ میں یہ سمجھتی ہے کہ انہیں جو سختی سے خبرش کرا سکیگی۔ تودہ بڑی خوشی سے از سر نو اس کا تجربہ کرے لیکن اسے یہ بات نہیں بھولنا چاہیے کہ وہ قومی غدار چوٹی قوم کے مفاد کے تباہ و برباد کرنے کیلئے آکر کاربن سکتے ہیں۔ وہ کسی حکومت کے استحکام اور قوت کا موجب نہیں ہو کر تے اور مظالم سے تنگ لی ہوئی اقوام جب مخلصی



# خطبہ جمعہ

## چند دن کی ادائیگی میں سرگرمی دکھانے

### نادہند افراد اور جماعتوں کو اتنا

### از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۹ جون ۱۹۳۳ء

سودہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

سرور کی وجہ سے زیادہ تو نہیں بول سکتا لیکن میں نادیان کے دوستوں کو اور باہر کی جماعت کے دوستوں کو بھی اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ اس نئے سال میں

#### بجٹ کے سال کا ایک مہینہ

ختم ہو چکا ہے۔ میں نے اس سال مجلس شورے کے موقع پر بیان کیا تھا کہ ہر چیز کی ایک حد ہوتی ہے بے شک نئے آدمیوں میں کمزوری ہوتی ہے۔ مگر نیا ہونا بھی دو طرح کا ہوتا ہے۔ ایک نیا ہونا نام کا ہوتا ہے۔ اور ایک حقیقت کا۔ کوئی شخص دو مہینے چار مہینے یا پانچ مہینے نیا رہا بھی تو اسے نیا سمجھا جا سکتا ہے۔ مگر یہ کہ نئی جماعت یا نئے احمدی

#### پچاس سال تک

ہی رہیں۔ ایک تعجب انگیز امر ہے۔ اور یہ نیا ہونا نام کا ہوگا۔ حقیقت کا نہیں جیسے دلہن جب بیاہ کر لائی جاتی ہے۔ تو اسے دلہن کہہ کر پکارا جاتا ہے۔ پھر وہ بڑی ہو جاتی ہے۔ اس کے بچے ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ لڑکے اور لڑکیوں کے بعد اس کے پوتے اور پوتیاں بھی پیدا ہو جاتی ہیں۔ مگر اسے دلہن ہی کہہ کر پکارتے رہتے ہیں۔ اب اتنے عرصہ کے بعد کہ سلسلہ احمدیہ کو قائم ہونے

پچاس سال سے بھی زائد ہو گئے ہیں۔ اور جویت کے زمانہ پر بھی پچیسالیں سال کے قریب گزر چکے ہیں۔ ہماری جماعت نئی نہیں بلکہ کبھی۔ اور نہ اس کے اکثر افراد نئے احمدی کہلا سکتے ہیں۔

#### پچیسالیں سال کے زمانہ میں صحابہؓ نے نصف دنیا

فتح کر لی تھی۔ بعثت سے ۱۳ سال کے عرصہ کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت کی۔ اور ۲۳ سال کے بعد آپ فوت ہوئے۔ ۲۵ سال امی آپ کے دعوے پر نہیں گئے تھے کہ عرب سامان فتح ہو چکا تھا۔ شام کا بہت حصہ بھی فتح ہو چکا تھا۔ ۲۲ سال ابھی آپ کے چکر نہیں گزرے تھے۔ کہ صحابہؓ نے نہ صرف شام بلکہ اطالیہ کا ایک حصہ بھی فتح کر چکے تھے۔ مصر فتح ہو چکا تھا۔ ایران فتح ہو چکا تھا۔ اور عراق بھی فتح ہو چکا تھا۔

#### دنیا کی دوز بردست سلطنتیں

جو آج کل کی انگریزی اور روسی حکومت کی طرح تھیں۔ انہیں شکست دے کر ان میں سے ایک کو بالکل برباد کر چکے تھے۔ اور ایک کی حکومت کا بیشتر حصہ لے چکے تھے۔ اور پچیسالیں سال کے اختتام پر کہ ہماری جماعت کی بعثت کا زمانہ ہے۔ وہ ایران سے لڑ کر چین کے آگے سے علاقے فتح کر چکے تھے۔ افغانستان کو بھی فتح کر چکے تھے۔ اور

#### ہندوستان میں

بھی اسلامی فوجیں داخل ہو چکی تھیں۔ اور مصر یورپ کے کناروں تک اسلامی جھنڈا لہرانے لگ گیا تھا۔

#### متحدہ دنیا کو فتح

کریں۔ یا کم از کم اس کے نیچے سرنگ لگا دیں۔ لیکن ہماری جماعت کے لوگ ہمیشہ اپنی ذمہ داریوں سے بچنے کے لئے کہہ دیا کرتے ہیں۔ کہ ابھی

#### نئی جماعت

ہے۔ ازاد پوری سرگرمی نہیں دکھا سکتے۔ مگر یہ نیا ہونا ایسا ہی ہے جیسے بڑھیا کو لوگ دلہن کہہ دیا کرتے ہیں۔ اپنے آپ کو نیا کہنے سے کوئی انسان نیا نہیں بن سکتا۔ ایک بڑھا جس کے دانت جھڑ چکے ہوں۔ اگر اپنے آپ کو بچہ کہے۔ تو یہ نہیں۔ کہ لوگ اسے بچہ کہنے پر تیار ہو جائیں گے۔ بلکہ ہنسیں گے۔ اور محمول کریں گے۔ پس ہماری

#### جماعت کو چاہیے

کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کرے۔ میں نے اعلان کیا ہوا ہے کہ اگر لوگ اپنی ذمہ داریوں کو محسوس نہیں کریں گے تو ایسے ازاد یا جماعتوں کو اس طریق پر

#### جکڑ دیا جائے گا

کہ یا تو مجبور ہو کر انہیں جماعت کے ساتھ چلنا پڑے گا۔ اور جس رنگ میں

#### مخلصین جماعت

خدمت کر رہے ہیں۔ اسی طرح انہیں بھی خدمت دین کرنی پڑے گی اور یا پھر انہیں جماعت کو چھوڑ دینا پڑے گا۔ بزور اور کمزور آدمی ہمیشہ باقیوں کو بھی خواب کیا کرتے ہیں۔ جب ہم بھٹوڑے تھے تب بھی دنیا ہم سے مرعوب تھی۔ اب ہم زیادہ ہو گئے ہیں اور اب بھی

#### دنیا ہم سے مرعوب ہے

لیکن اگر وہی افلاس اور قربانی ہم میں ہوتی۔ جو بھٹوڑے ہونے کی حالت میں پائی جاتی تھی۔ تو میں سمجھتا ہوں۔ آج دنیا پہلے سے بیسیوں گنا زیادہ ہم سے مرعوب ہوتی ہے۔ اب جبکہ مالی سال کا ایک مہینہ گزر چکا ہے۔ تاویان کے لوگ اور کارکن دیکھ لیں۔ کہ انہوں نے پہلے مہینہ کا حصہ ادا کر دیا ہے۔ یا نہیں۔ اگر ادا کر دیا ہے۔ تو سمجھ لیں۔ کہ بارہ مہینوں میں سے ایک مہینہ



ان پر سے مل گئی۔ چندہ دنیا مصیبت نہیں بلکہ غفلت کے بدلے میں سزا ملنے کی مصیبت مراد ہے۔

### خدا تعالیٰ کے راستے میں قربانی

کرنا ہمیشہ ترقی نعمت اور برکت کا موجب ہوتا ہے۔ پس یہ مراد ہے کہ قربانی کرنا مصیبت ہے۔ بلکہ یہ ہے کہ ایسے لوگوں نے اپنے فرض کو ادا کر کے اس مصیبت سے اپنے آپ کو بچالیا۔ جو نہ ادا کرنے کی صورت میں ان پر آسکتی تھی۔ یعنی یا تو وہ اپنی کمزوریوں کی وجہ سے جماعت سے نکال دئے جاتے۔ یا کسی اور گرفت میں آجاتے۔

لیکن اگر اپنے فرائض کو ادا نہیں کیا گیا۔ تو سب سے پہلی جماعت جو

### زجر کے نیچے

آنی چاہیے۔ اور آئے گی۔ وہ قادیان کی جماعت ہے۔ میں قادیان کے دوستوں اور باہر کی جماعتوں کی بھی عنقریب ایک لسٹ طلب کر دوں گا۔ اور دیکھوں گا۔ کہ کون کون سی جماعتوں نے اپنا

### مسی کا فرض

ادا کر دیا ہے۔ پھر جن کے متعلق یہ معلوم ہو گا۔ کہ انہوں نے مسی میں اپنا فرض ادا نہیں کیا۔ ان کے متعلق

### مناسب تدابیر

اختیار کروں گا۔ اس میں شبہ نہیں۔ بہت سال کے آخر میں ختم ہوتا ہے۔ لیکن اس میں بھی شبہ نہیں۔ کہ اگر شروع سال سے احتیاط نہ کی گئی۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہو گا۔ کہ لوگ فائل رہیں گے۔ اور اس طرح ان کے

### گناہوں کا ایک حصہ

ہمیں بھی اٹھانا پڑے گا۔ مگر ان کا فرض ہوتا ہے۔ کہ وہ لوگوں کو ہر وقت ہوشیار کرتا رہے۔ اور اگر ہم ہر مہینہ انہیں توجہ نہیں دلائیں تو جو شخص اپنا فرض ادا نہیں کرے گا۔ وہ بارہ مہینے کے بعد جب

### انتہائی سزا کا مستحق

ہو گا۔ تو اللہ تعالیٰ کے حضور جرح وہ سزا کا مستحق ہو گا۔ اسی طرح نگران بھی اس سزا کا حصہ دار ہو گا۔ پس میں سمجھتا ہوں۔ یہ

### ہمارا فرض ہے

کہ ہم ہر مہینے یہ دیکھتے چلے آئیں۔ کہ ذمہ داریاں ادا ہو رہی ہیں یا نہیں۔ اب دوسرے مہینے کی ذمہ داری شروع ہو رہی ہے۔

آج ۹ تاریخ ہے۔ میں دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ جلد سے جلد مسی کی ذمہ داری ادا کر دیں۔ اور جون کی ذمہ داری ادا کرنے کے لئے بھی سرگرم مل ہو جائیں۔ ورنہ ان لوگوں کو جو مہینے سے

### احکامیت کا دعویٰ

کرتے ہیں۔ اور جبکا شور صرف اس لئے ہوتا ہے۔ کہ فلاں خرچ گشتا دو۔ فلاں میں کمی کر دو۔ میں ہوشیار کرتا ہوں۔ کہ انہیں

اس بات پر تیار رہنا چاہیے۔ کہ یا تو اپنے آپ کو مشقتوں میں ڈال کر اپنی ذمہ داریوں کو ادا کریں۔ یا

### بزدلوں کی طرح

پٹھہ موڑ کر چلے جائیں۔ اور یہ میدان ان لوگوں کے لئے چھوڑ دیں جو بظاہر غیر مومن ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ کے حضور مومنوں میں شامل ہیں یعنی وہ آئندہ جماعت میں داخل ہونے والے لوگ جن کی قربانیاں ان پھیلوں کے لئے

### شہر مندی کا موجب

ہوں گی۔ اور جن کا اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے راستے میں فدا کر دینا پٹھہ پھیرنے والوں کے لئے

### ذلت کا داغ

ہو گا۔ بہت ہیں جو پیچھے آتے ہیں۔ مگر اپنے اخلاص کی وجہ سے آگے نکل جاتے ہیں۔ جیسے

### صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہید

تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کے متعلق فرمایا کرتے تھے۔ کہ وہ پیچھے آئے۔ مگر آگے نکل گئے۔ اگر کمزور لوگ

### جماعت سے خارج

ہو کر اپنی جگہیں خالی کر دیں گے۔ تو میں سمجھتا ہوں۔ یہ یقیناً جماعت کی کمزوری کا باعث نہیں ہوں گے۔ بلکہ ان لوگوں کو آگے لانے کا باعث ہوں گے جو اسی جماعت میں داخل نہیں ہوئے اگر

### کمزور ایمان والے

غداری کریں۔ تو میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ جیسے ہی وہ جماعت سے نکلیں گے

### خدا تعالیٰ کی غیرت

جوش میں آئے گی۔ اور ان لوگوں کو آگے کے آئے گی۔ جو ابھی پیچھے ہیں۔ اور اس طرح یہ کمی اور خلا پورا کر دیا جائے گا

پس میں یہاں کے دوستوں اور باہر کی جماعتوں کو بھی اس خطبہ کے ذریعہ آگاہ کر دیتا ہوں۔ کہ وہ اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں۔ تا ایسا نہ ہو۔ کہ وہ بعد میں کہیں ہمیں علم نہیں تھا۔ اور ہم یہ سمجھ رہے تھے۔ کہ

### سال کے آخر میں حساب

لیا جائے گا۔ سال کے بعد کا حساب کوئی فائدہ نہیں دے سکتا کیونکہ نہ تو وہ انہیں بچا سکتا ہے۔ جنہیں سزا ملنی ہے۔ اور نہ ہی سلسلہ کو کوئی فائدہ دے سکتا ہے۔ محاسبہ ساتھ کے ساتھ ہو گا۔ مگر

### انتہائی سزا

سال کے آخر میں دی جائے گی۔ درحقیقت

### اخلاص کا تقاضا

تو یہ ہونا چاہیے تھا۔ کہ مجھے اس قسم کے غلبہ کی ضرورت ہی پیش نہ آتی۔ کیونکہ ہر مومن ایک عمود اور ستون ہوتا ہے۔ جس پر دنیا قائم ہوتی ہے۔ اُسے کھڑا کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ کھڑا ہمیشہ اسے کیا جاتا ہے۔ جس کی جڑ نہ ہو۔ پس میرا یہ خطبہ گو

### مخلصین کی ایک ناک میں ہتک

ہے۔ کیونکہ وہ لوگ ایسے ہیں۔ جنہیں خدا کے فضل سے پائے تباہ بخشا گیا۔ اور انہیں توفیق دی گئی ہے۔ کہ وہ باقیوں کے لئے عمود اور ستون بنیں۔ دراصل میرے مخاطب وہ نہیں۔ بلکہ وہ لوگ جن

### مخلصین کے نام پر بڑے لگانے والے

ہیں۔ اور جن کی مثال پیش کر کے مخالف لوگ کہہ دیا کرتے ہیں۔ کہ ایسے لوگ بھی اس جماعت میں پائے جاتے ہیں۔ دوزخ ہرالی تحریک کے موقع پر میں نے دیکھا ہے۔ ناوہند خاموشی سے گھر میں بیٹھے رہتے ہیں۔ اور مخلصین جو پہلے ہی

### بوجھ سے دبے ہوئے

ہوتے ہیں۔ آگے نکل آتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ آئندہ پل کی بجائے ہم پل دیں گے۔ یا پل کی بجائے پل دیں گے۔ یا پل کی بجائے پل دیں گے۔ تب میں سوچتا ہوں۔ کہ دیکھو جن کے متعلق میں چاہتا ہوں۔ کہ انہیں بوجھ سے نکالوں۔ وہ تو بوجھ اخلاص کے موجودہ

### مالی مشکلات کے باوجود

ہر آواز پر لبیک کہتے ہیں۔ مگر بزدل اور کمزور ایمان والا بیٹھا رہتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ دیکھو کون لوگ اس کے مخاطب ہیں۔ دیکھو کون اس آواز پر لبیک کہتا ہے۔

### میرا منشاء

ہے۔ کہ اب ایسے ہی لوگوں کو مخاطب کیا کروں۔ تا وہ جاگیں۔ اور بیدار ہوں۔ یا پھر دوسروں کے لئے اپنی جگہ خالی کر دیں۔

### قادیان والوں کو

اور پھر

### باہر کی جماعتوں کو

توجہ دلا کر اپنی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہوتا ہوں۔ میری ذمہ داریاں تو پھر بھی رہیں گی۔ ہاں اپنی ذمہ داری کے ایک حصہ کو میں ادا کرتا ہوں۔ اور امید رکھتا ہوں۔ کہ اگر

### کوئی کوتاہی

رہ گئی ہے۔ تو لوگ کو شش کر کے اس داغ سے اپنے آپ کو بچالیں گے۔ جو اپنا فرض ادا نہ کرنے سے

### الناس کے دل

اور اس کے ماتھے پر لگا دیا جاتا ہے۔



# صیغہ اسلام زبان عربی کی علم مثال و وسعت

شریعت اسلامی کو جو فضائل حاصل ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ قرآن مجید اس زبان میں نازل ہوا۔ جو دنیا کی تمام مروجہ زبانوں سے بڑھ کر ہے۔ اور جو ام الاسباب ہے۔ اس کے اثبات میں صرف ایک امر پیش کیا جاتا ہے۔  
یہ بات تو ہر شخص جانتا ہے۔ کہ بارش پر حیات انسانی کا دار ہوتا ہے۔ پانی برسنے سے جھینٹیاں سرسبز و شاداب ہوتی ہیں۔ ندی نالے بہتے اور نہریں رواں ہوتی ہیں۔ بارش کے برسنے کی وجہ سے ہی کنوؤں میں پانی آتا ہے۔ اگر ایک ایسے عرصہ تک بارش نہ ہو۔ تو زمین خشک ہو جاتی۔ اور فحط منور اور ہوجاتا ہے۔ جس کے نتیجے میں لوگ بھوکے مرنے لگتے ہیں۔

## بارش کی اقسام

بارش اللہ تعالیٰ کے انعامات میں سے ایک انعام ہے۔ مگر یہ بھی ہر شخص جانتا ہے۔ کہ بارش مختلف اقسام کی ہوتی ہے۔ کبھی موسلا دھار بارش برتی ہے۔ کبھی معمولی۔ کبھی اوسے پڑتے ہیں۔ اڈ کبھی ایسی جس سے جان و مال اور نفوس کی ہلاکت واقع ہو جاتی ہے۔ کبھی انعام کے رنگ میں ہوتی ہے۔ اور کبھی عذاب کے رنگ میں۔ کبھی معمولی اور کبھی زور دار۔ دنیا کی کسی اور زبان میں بارش کے اس کی مختلف حیثیتوں کے لحاظ سے نام موجود نہیں۔ لیکن عربی زبان کی وسعت کا اس سے پتہ چل سکتا ہے۔ کہ بارش کے مختلف نام رکھے گئے ہیں۔ جو قرآن مجید میں استعمال بھی کئے گئے ہیں۔ اس وقت ہم وہ اسماء دبان عربی کی وسعت کے اثبات میں درج کرتے ہیں۔

## صیب

قرآن مجید میں ایک لفظ جو بارش کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ یا بالفاظ دیگر قرآن مجید نے بارش کی جو ایک قسم بیان فرمائی وہ صیب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس قسم کی بارش کا ذکر الفاظ ذیل میں کیا ہے

او کصیب من السماء فیہ ظلمات و درعد و برق یجعلون اصابعہم فی اذانہم من الصواعق حذر الموت و اللہ یحیط بالکافرین۔ یکا ح المبرق یخطف بالاصحاب کلہا۔ اضاء لہم مشوا فیہ (سورہ بقرہ)

یعنی ان لوگوں کا حال اس بارش جیسا ہے۔ جو آسمان سے اترتی ہے جس میں اندھیرا گرجا اور بجلی ہوتی ہے۔ اور لوگ پرہوش کے ڈر سے لوگ انگلیاں اپنے کانوں میں ٹھونس لیتے ہیں۔ اللہ کافروں کو گھیرے ہوئے ہے۔ قریب ہے کہ بجلی کی چمک ان

کی بھارت کو اچکے لے جائے۔ جب لمبی روشنی ہو۔ تو اس میں چل پڑتے ہیں  
ان الفاظ میں بتایا گیا ہے۔ کہ صیب اس بارش کو کہتے ہیں کہ جب وہ برتی ہے۔ تو آسمان پر ایسی گھٹا چھا جاتی۔ اور اتنی سخت تاریکی غالب آجاتی ہے۔ کہ ہاتھ کو ہاتھ سوجھائی نہیں دیتا۔ بادل گرجتے ہیں۔ اور بجلی اس طرح متواتر چمکتی ہے۔ کہ دیکھنے والوں کی آنکھیں خیرہ ہو جاتی ہیں۔

## مدد ار

بارش کی ایک اور قسم وہ ہے۔ جسے موسلا دھار کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ قرآن مجید نے اس کو مدد ار کے نام سے موسوم کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے و ارسلنا السماء علیہم مدد ار۔ ہم نے ان پر موسلا دھار مینہ برسایا۔ سورہ ہود میں آتا ہے۔ یا قوم استغفروا ربکم ثم تولوا لیہ یرسل السماء علیکم مدد ار و یزدکم قوۃ الی قوتکم و کانتوا لہم یمین اسے لوگو اپنے رب کے حضور استغفار سے کام لو۔ اور توبہ کرو۔ تم پر موسلا دھار مینہ برسایگا۔ اور تمہاری قوتوں میں اضافہ کرے گا مجرم ہو کر اس سے اعراض مت کرو۔ سورہ نوح میں آتا ہے حضرت نوح علیہ السلام نے دعا کرتے ہوئے کہا۔ فقل استغفروا ربکم انہ کان غفارا۔ یرسل السماء علیکم مدد ار میں نے ان لوگوں سے کہا۔ کہ اپنے رب سے مغفرت چاہو۔ وہ بہت بخشنے والا خدا ہے۔ اگر ایسا کرو گے۔ تو آسمان سے تمہارے لئے موسلا دھار مینہ برسایگا

ان آیات سے ثابت ہے۔ کہ مدد ار ایسی بارش ہوتی ہے۔ جو موسلا دھار ہو۔ اور نفع بخش ہو۔ کیونکہ مدار کے نتیجے میں باغات سرسبز ہوتے ہیں۔ نہریں بہتی ہیں۔ انسانوں کی صحت پر خوشگوار اثر پڑتا ہے۔ اور یہ تمام باتیں نوع انسانی کے لئے مفید ہیں۔ بخلاف صیب کے کہ وہ انسانوں کے لئے پیغام مصیبت ہوتی ہے

## برد

بارش کی ایک اور قسم وہ ہے جس میں اوسے برستے ہیں۔ اس بارش سے کھیتوں کا بہت نقصان ہوتا ہے۔ اور بعض اوقات حیوانات بلکہ انسان بھی ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ نور میں اس کا ذکر باس الفاظ فرمایا ہے۔ و ینزل من السماء من جمالی فیہا من برد فیصیب بہ من یشاء و لیس مرہ عن من یشاء یکا۔ سننا برقمہ یدھب یا لا یبصار اللہ تعالیٰ آسمان سے اوسے آتا ہے۔ اور چھوڑتا ہے ڈال دیتا ہے۔ قریب ہے۔ کہ بجلی کی چمک آنکھوں کو اچکے لے جائے۔ بادی النظر میں جبال کا آسمان پر ہونا تعجب نہیں دکھائی دیتا ہے۔ لیکن جبکہ اولوں کی مفاد و خشناس کے دانہ سے لے کر اٹھوں کے برابر ہوا کرتی ہے۔ اور جبکہ بلند یوں پر برف کے بادل بنتے ہیں۔ اور انہیں

سے برف کے ٹھوسے اولوں کی صورت میں زمین پر گرتے ہیں۔ تو اگر ان کے مجموعہ کو پہاڑ کہا گیا۔ تو بالکل بجا اور درست کہا گیا جو سائنس کی موجودہ تحقیق کے بھی بالکل مطابق ہے۔ کیونکہ سائنس میں کہتی ہے۔ کہ برف پانی کے جمے ہوئے اجزات کا نام ہے۔ اور یہ اجزات جب ہوا میں بہت بلند ہو جاتے ہیں۔ تو بجائے بارش کے بادل بننے کے برف کے بادل بن جاتے ہیں۔ یہ بارش بستیوں اور کھیتوں کے لئے مفید ہوا کرتی ہے۔

## غیث

بارش کی ایک اور قسم وہ ہے۔ جسے اساک باران اور خشک سالی کے بعد لوگ پانی کی سخت انتظار میں ہوتے ہیں۔ تو برسی ہے۔ عربی زبان میں اسے غیث کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے  
هو الذی ینزل الغیث من بعد ما قنطوا و ینشئ رحمتہ و هو الولی الحمید یعنی وہی ہے۔ جو غیث اتارتا ہے۔ بعد اس کے کہ لوگ ناامید ہو جاتے ہیں۔ پھر وہ اس غیث کے ذریعہ اپنی رحمت دنیا پر پھیلاتا ہے۔ اور وہ ولی اور حمید ہے  
سورہ یوسف میں جب حضرت یوسف علیہ السلام نے ایک خواب کی تعبیر بتائی۔ کہ سات سال قحط کا خطرناک دور آئیگا تو اس کے بعد کے لئے فرمایا۔ ثم یاتی من بعد ذلک عام فیہ یغاث الناس و فیہ یحصرون اس کے بعد ایک اور سال ایسا آئیگا جس میں لوگوں کو غیث کے ذریعہ پانی دیا جائے گا۔ اور لوگ اس میں شیرے پھیریں گے۔ غیث اور یغاث دونوں ایک ہی مادہ قحط کے شفاقت میں سے ہیں۔

سورہ مدثر میں آتا ہے۔ کثل غیث عجب الکفار نباتہ غیث سے جو پیداوار ہوتی ہے۔ وہ کفار کو بہت بھلی لگتی ہے۔ ان آیات سے ظاہر ہے۔ کہ جو بارش خشک سالی قحط اور اساک باران کے بعد برے اور اس سے خوب پیداوار ہو وہ غیث کہلاتی ہے۔

## ودق

بارش کی ایک اور قسم وہ ہے۔ جو مون سون یعنی ہوا موسم کے آنے سے برتی ہے۔ عربی زبان میں اسے ودق کہا جاتا ہے۔ سورہ روم میں آتا ہے۔ اللہ الذی یرسل الریاح فتشیر حلافا فیسطون فی السماء کیف یشاء و یجعلہ کسفا فتتری الودق ینحرج من خللہ فاذا اصابہ من یشاء من عبادہ اذا ہم یتبشرون خدا وہ ہے۔ جو ہوا میں بھیجتا ہے۔ وہ بادلوں کو اٹھالاتی ہیں۔ اور انہیں آسمان میں پھیلا دیتا ہے۔ جس طرح چائے ہے۔ اور اسے تہ تہ کر دیتا ہے۔ پھر اس کے درمیان سے مینہ برساتا ہے۔ اور لوگ خوشیاں مناتے ہیں۔  
سورہ نور میں آتا ہے المر تران اللہ یرحمی صحابا ثم یرد لغت بیدہ ثم یجعلہ رکبا فتتری الودق ینحرج من خللہ



کیا تو نے نہیں دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ بادلوں کو چلاتا ہے۔ پھر ان کو باہم ملا دیتا ہے۔ اور پھر ان کو تہہ بنتہ کرتا ہے۔ پھر تو دیکھتا ہے۔ کہ ان بادلوں میں سے بارش برسنے لگتی ہے۔ ان آیات سے ثابت ہے۔ کہ وہ بارش ہوتی ہے۔ جو مان سون کے مطابق ہوتی ہے۔ اس سے پیداوار خوب ہوتی ہے۔ اور لوگ خوشیاں مناتے ہیں۔

### ماء منہمس

بارش کی ایک اور قسم وہ ہے۔ جو موسلا دھار سے بھی کہیں زیادہ ندر سے برستی ہے۔ جب یہ برس رہی ہو۔ تو یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ گویا آسمان کے دروازے کھل گئے۔ عربی میں اسے ماء منہمس کہتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ففتحنا البواب السماء بماء منہمس وفتحنا الارض عیوناً فاللقی الماء علی اسیما قد قدر۔ ہم نے آسمان کے دروازے موسلا دھار پانی سے کھول دیئے۔ اور زمین سے چشمے ابل پڑے۔ پس وہ پانی اس نسبت پرا گیا۔ جو اللہ تعالیٰ نے مقدر کی تھی۔ یہ دراصل حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ کے واقعہ عذاب کی طرف اشارہ ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ مدار سے جہاں مخلوق کو فائدہ ہوتا ہے۔ وہاں ماء منہمس سے ہلاکت واقع ہو جاتی ہے۔ گویا دنیا میں ایک طرف ان پر بار ہو جاتا ہے۔ روئے زمین پانی سے بھر جاتی۔ عمارتیں غرق ہو کر منہدم ہو جاتیں۔ باغات اور اور کھیتیاں دیران ہو جاتیں اور حیوانات و انسان ہلاک ہو جاتے ہیں۔ غرض یہ ایک عذاب ہے۔ جو اللہ تعالیٰ گناہوں کی پاداش میں نازل فرماتا ہے۔

در اصل لفظ منہمس سہرہ سے مشتق ہے۔ اور اس کے کئی معنی ہیں۔ شامخ کے دفعہ ٹوٹنے۔ یا ایک بارش ہونے ہلاک ہونے اور غصہ میں لانے کے بھی معنی ہیں (منہسی الارب) ان معانی کو پیش نظر رکھنے سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ ماء منہمس وہ بارش ہے۔ جو غضب الہی کے ماتحت بغتہ نازل ہو۔ اور جس سے ہلاکت اور تباہی واقع ہو۔

### ماء تجاجا

بارش کی اور بھی دو قسمیں ہیں۔ ایک کو ماء تجاجا سے تعبیر کیا گیا ہے۔ یہ بارش اگرچہ زور سے ہوتی ہے۔ لیکن اسکی خاصیت یہ ہے۔ کہ اس سے باغات میں درختوں کی اس قدر نشوونما ہوتی ہے۔ کہ وہ گنجان ہو جاتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَأَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرَاتِ مَاءً تَجَاجًا لِنُعْجِبَ بِهِ عِبَادًا وَنُبَاتًا وَجَنَّاتٍ أَلْفَافًا۔ ہم نے آسمان سے پھسلنے والی پانی اتارنا اس کے ذریعہ غلہ بستی اور لپٹے ہوئے باغ پیدا کریں۔ غرض یہ وہ بارش ہے جسکے نتیجے میں باغوں کے درختوں میں ایسی بامیدگی پیدا ہو جاتی ہے۔ کہ وہ ایک دوسرے سے لپٹے ہوئے نظر آتے ہیں۔

### ماء صبا

ایک اور قسم کی بارش ماء صبا کے نام سے موسوم ہے۔ اس سے بالخصوص بیوی کی پیدائش ظہور میں آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ انا صبنا الماء صباً ثم شققنا الارض شقوقاً فانبثنا فیہا حناباً وعبناً وقضاً وریقاً وناونخلًا وخذائقاً علیاً وفاکہةً واتباً متناعاً لکم ولا نعامکم یعنی ہم نے پانی برسایا اور زمین کو کھارا اور اس میں اناج انکو زیتون کھجور گنجان باغات میو اور چارہ تمہارے اور

# قابل جواب شخصیں کنندگان حلقہ منگری ملتان جھنگ

بہت دن ہوئے ہیں۔ کہ تشخیص کنندہ احباب کی خدمت میں بذریعہ ایک خاص اور ضروری چٹھی تحریر کیا گیا تھا۔ کہ جماعت نامے متعلقہ کے تشخیص بجٹ فارم بہت جلد مکمل کر کے بھجوا دیئے جائیں۔ مگر سوائے چند احباب کے دوسروں کی جانب سے نہ ہی تشخیص فارم پہنچے ہیں۔ اور نہ ہی کوئی تسلی بخش جواب سوائے چودھری بشیر احمد صاحب سبج مظفر گڑھ کے آیا ہے۔ جس کے باعث سخت حیرانگی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس کام کی اہمیت اور ضرورت کا احساس جس قدر ہونا چاہیے تھا۔

نہیں ہوا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایڈہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حکم کے ماتحت اس کام کی جلد از جلد تکمیل بہت ضروری ہے۔ جس قدر بھی اس کام میں دیر واقع ہوگی۔ اور حضور نے جواب طلب فرمایا۔ تو آپ صاحبان کی سستی اور لا پرواہی کا ذکر کرنے پر خاکسار مجبور ہو گا۔ ممکن ہے۔ آپ احباب میں سے بعض عذیم الفطرت ہوں۔ اور بعض شدت گرمی کی وجہ سے اس مبارک کام کو مشکل اور بوجھ سمجھتے ہوں۔ مگر یہ بات

ایسی نہیں۔ جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایڈہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حکم کی تعمیل اور اس اہم کام کی تکمیل میں روک ہوں۔ پس دوستوں سے درخواست ہے۔ کہ اس کھلی چٹھی کے پہنچنے پر اپنے فرض سے بہت جلد چند ایوم کے اندر سبکدوشی حاصل کریں۔ اگر اب بھی تشخیص کنندہ اصحاب نے خدا خواستہ لا پرواہی ظاہر کی۔ تو مجھے مجبوراً اور کوئی انتظام کرنا پڑیگا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے حضور ایسے دوستوں کے نام پیش کرنے پڑیں گے۔

مگر مجھے تو بفضل خدا ہی امید ہے۔ کہ مخلصین کبھی یہ صورت پیدا نہ ہونے دیں گے۔ وباللہ التوفیق۔

تشخیص کنندگان کے نام حسب ذیل ہیں۔

- (۱) چودھری محمد شریف صاحب پلیدر منگری (۲) چودھری محمد لطیف صاحب سبج منگری۔ (۳) چودھری غلام احمد خان صاحب دکن پاکستان (۴) رسالدار حاکم علی خاں صاحب نمبردار چک علی ضلع منگری۔ (۵) قریشی محمود احمد شاہ صاحب سپرنٹنڈنٹ محمود آباد (۶) مولوی نور محمد صاحب اور سیر نہر مہیڈ ورس ملتان (۷) شیخ فضل الرحمن صاحب اختر ملتان (۸) شیخ محمد حسین صاحب ملتان (۹) بابا محمد حیات صاحب ملتان (۱۰) چودھری بشیر احمد صاحب سبج مظفر گڑھ (۱۱) ماسٹر محمد شفیع صاحب میڈ ماسٹر کوٹ ادو (۱۲) چودھری غلام احمد صاحب پوسٹل کلرک بہاول پور (۱۳) چودھری الہ دانا صاحب حکمہ نہر رحیم یار خاں (۱۴) چودھری خورشید احمد صاحب چک (۱۵) چودھری لالہ بیدین

صاحب چک (۱۶) مولوی محمد حسین صاحب جھنگ (۱۷) چودھری مولانا بخش صاحب چنیوٹ (۱۸) حاجی محمد صاحب دریام کلانہ (۱۹) سکرٹری صاحب جماعت کلیان پور چک علی ضلع لائل پور۔ نیز مگر مایا محمد افضل خاں صاحب شہر ڈیرہ غارنجاں کا خاص طور پر شکر یہ ادا کیا جاتا ہے۔ جنہوں نے باوجود ضعیف العمر اور دائم المرضی ہونے کے اور لائق نوجوان بیٹے کے حادثہ موت کے تشخیص فارم مکمل کر کے ارسال فرمائے ہیں۔ ایسا ہی مکرم ماسٹر حبیب الرحمن صاحب سیکنڈ ماسٹر جام پور اور بابو محمد عالم صاحب جنرل سکرٹری جھنگ کھیٹیاں و مولوی محمد زاہد صاحب شور کوٹ بھی خاص طور پر شکر یہ کے مستحق ہیں۔ کہ انہوں نے بھی اپنے فرض کو سرا انجام فرمایا ہے۔ جزا ہم اللہ الرحمن الجزا جو دوست بہت جلد اور مکمل اس خدمت سلسلہ کے فرض کو ادا کریں گے۔ ان کے نام خصوصیت سے حضرت صاحب کے حضور بفرض دعا اور حصول خوشنودی پیش کیے جائیں گے۔ وباللہ التوفیق والسلام (خاکسار برکت علی خاں شملوی (خان صاحب) جائنٹ ناٹریٹل لائل قادیان)

## مطلوبین کشمیر کیلئے چندہ

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایڈہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تازہ ارشاد متعلق چندہ کشمیر کسی گذشتہ اخبار میں دیا جا چکا ہے۔ جس میں حضور ایڈہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ ہر ایک احمدی کو چندہ کشمیر بحساب ایک پائی فی روپیہ ماہوار باقاعدہ ادا کرنا لازمی ہے۔ یہ بات سب احمدیوں کو معلوم ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شرائط بیعت میں یہ بات داخل ہے۔ کہ ہر احمدی عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض اللہ مشغول رہیگا۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے۔ اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے نبی نوح کو فائدہ پہنچا کرے گا۔ پس کشمیر کا کام بھی کشمیر کے عام مسلمانوں کی بہتری اور سبودی کے لئے ہے۔ اس لئے اسے سرگرمی سے جاری رکھنا چاہیے۔

جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چندہ عام اور چندہ وصیت کا ماہ بامہ ادا کرنا فرض قرار دیا ہے۔ اور احمدیہ جماعت کے احباب چندہ عام یا وصیت باقاعدہ اور باشرح ماہوار ادا کرنے کے پابند ہیں۔ اسی طرح چندہ کشمیر کا باقاعدہ اور باشرح ادا کرنا بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایڈہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لازمی قرار دیا ہے۔ پس چندہ کشمیر باقاعدہ ایسی قوم کے مفاد کے لئے ادا کرنا جو کس مہر سی اور بے بسی کی حالت میں پڑی ہے حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایڈہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں جماعت احمدیہ کے لئے ضروری ہے۔

۹ جون کے خطبہ جمعہ میں حضور نے مرکزی چندہ کے باشرح اور ماہوار باقاعدہ وصول کرنے کے متعلق خاص طور پر زور دیا۔ چاہیے کہ چندہ کشمیر بھی

مولانا بخش صاحب چنیوٹ (۱۸) حاجی محمد صاحب دریام کلانہ (۱۹) سکرٹری صاحب جماعت کلیان پور چک علی ضلع لائل پور۔ نیز مگر مایا محمد افضل خاں صاحب شہر ڈیرہ غارنجاں کا خاص طور پر شکر یہ ادا کیا جاتا ہے۔ جنہوں نے باوجود ضعیف العمر اور دائم المرضی ہونے کے اور لائق نوجوان بیٹے کے حادثہ موت کے تشخیص فارم مکمل کر کے ارسال فرمائے ہیں۔ ایسا ہی مکرم ماسٹر حبیب الرحمن صاحب سیکنڈ ماسٹر جام پور اور بابو محمد عالم صاحب جنرل سکرٹری جھنگ کھیٹیاں و مولوی محمد زاہد صاحب شور کوٹ بھی خاص طور پر شکر یہ کے مستحق ہیں۔ کہ انہوں نے بھی اپنے فرض کو سرا انجام فرمایا ہے۔ جزا ہم اللہ الرحمن الجزا جو دوست بہت جلد اور مکمل اس خدمت سلسلہ کے فرض کو ادا کریں گے۔ ان کے نام خصوصیت سے حضرت صاحب کے حضور بفرض دعا اور حصول خوشنودی پیش کیے جائیں گے۔ وباللہ التوفیق والسلام (خاکسار برکت علی خاں شملوی (خان صاحب) جائنٹ ناٹریٹل لائل قادیان)



# جنرل سکریٹری کشمیر مسلم لیگ کا پیغام

## اہل کشمیر اور مسلمانان ہند کے نام

پچودھری غلام عباس خاں صاحب بی بی ایل ایل بی پلیدر جنرل سکریٹری کشمیر مسلم لیگ نے گرفتاری سے پہلے حسب ذیل پیغام دیا۔

میں آج نہ معلوم عرصہ کے لئے اہل کشمیر سے رخصت ہوتا ہوں۔ میری گرفتاری کوئی غیر متوقع امر نہیں۔ حکومت کے بداندیش اعمال ایک عرصہ سے اس کوشش میں لگے تھے۔ کہ مسلمانان کشمیر کا سیاسی نظام درہم برہم کر دیا جائے۔ تاکہ حصول حقوق کی کوشش میں وہ کامیاب نہ ہو سکیں۔ اس غرض کے لئے متعدد چالیں چلی گئیں اور بالآخر یہ ہوا۔ کہ حکومت کے چند پرانے ہوا خواہوں کو اکٹرا کر خانہ جنگی کا ڈھونگ کھڑا کر دیا گیا۔ جسکی آڑ میں حکومت کے ان بدخواہ عمال نے دربار کشمیر کو اس امر کا یقین دلانے کی کوشش کی۔ کہ میرے رفیق محترم شیخ محمد عبداللہ صاحب صدر آل کشمیر مسلم لیگ کا دفتر چکا ہے۔ اور یہ کہ اس کے اقتدار کا فائدہ کر دینے یعنی دوسرے لفظوں میں مسلمانوں کی مذہبی اور ملی تحریک کو کچل ڈالنے کا وقت آپہنچا ہے۔ دربار کشمیر نے بلا سوچے سمجھے اس وقت جبکہ کشمیر کے حالات اعتدال پر آرہے تھے۔ شیخ صاحب کو گرفتار کر لیا اور بلا تحقیق اور بلا مقدمہ چلائے انہیں جیل میں ٹھونس دیا۔ یہ فقط ایک عبداللہ کی گرفتاری نہ تھی۔ یہ چیلنج تھا ۳۲ لاکھ مسلمانان ریاست کو جنہوں نے اسے سیاسی راہنما منتخب کیا۔ اور اس چیلنج کا وہی جواب دیا گیا جو مناسب تھا۔ آج کشمیر میں ایک قیامت پہنچا ہے ایک غلطی کو چھپانے کے لئے حکومت دس ہزار غلطیاں کرے گی۔ راجہ ہری کشن کول کے عہد کے تمام مظالم کا اعادہ کیا جا رہا ہے۔ پھر ہر ہمارے ڈیننس کے ماتحت ملککیاں گاڑ دی گئی ہیں۔ عورتوں اور بچوں کے پرائمن جنوسوں پر گولیاں برس رہی ہیں۔ اور طرح طرح کے مظالم کا دور دورہ ہے۔ لیکن ہمیں اس قادر مطلق کی ذات پر بھروسہ ہے۔ کہ آزمائش کے اس بھنور سے بھی مسلمانان کشمیر بامراد نکلیں گے۔ اور دنیا پر ظاہر ہو جائے گا۔ کہ کشمیر کا بچہ بچہ اسلام کی حرمت اور تحفظ ملت کے لئے سب کچھ قربان کرنے کو تیار ہے۔ اور اس راہ میں ہر ابتلا اور مصیبت کا مردانہ وار مقابلہ کرے گا۔

میں اپنے بھائیوں سے زبردست اپیل کر دینگا۔ کہ وہ پرائمن رہیں۔ اور اس خاموش جنگ کو جاری رکھتے ہوئے حکام ریاست پر ثابت کر دیں۔ کہ مسلمانوں کے ظاہرہ جمود کے خاکستر میں وہ چنگاریاں خرابیہ

میں۔ جو مشتعل ہو کر تمام ریاست کو اپنی لپیٹ میں لے سکتی ہیں۔ آپ اپنے ہم وطن ہندو اور سکھ بھائیوں سے رواداری کا سوکھ کریں۔ آپس میں اتحاد قائم کریں۔ اور خدا پر بھروسہ رکھیں یقیناً وہی اصحاب فیل کے مظالم اور بربریت سے آپ کو نجات دلائیگا۔ اخیر میں مسلمانان ہند سے پر زور گزارش کروں گا۔ کہ وہ اپنے رواداری ایشار اور عملی ہمدردی کو جس نے گذشتہ دو سال میں قرون اولی کی یاد تازہ کر دی تھی۔ ایک دفعہ پھر حرکت میں لائیں۔ کشمیر کے بلکتے ہوئے بچوں اور مجرد روح اور مضروب عورتوں کی نظریں پھر سے پنجاب کی طرف لگ رہی ہیں۔ کہ اس جانب سے رحمت الہی کی گھٹائیں اٹھینگی کیا وہ معصوم اور منظلوم نگاہیں ناکام لوٹیں گی۔

## مسلمانان کشمیر پر کیا گزر رہی ہے

شیخ عبداللہ صاحب کی باوجود گرفتاری کا مقصد سوائے اس کے کچھ نہیں۔ کہ گلینسی کمیشن کا رد عمل کیا جائے۔ جس میں سرکاری ذرائع کے علاوہ ہندوؤں اور یوسف شاہ کا بھی نام تھا ہے۔ شہر کو کرتار سنگھ اور مہتہ کے چارج میں دے دیا گیا ہے۔ ہر ممکن وحشیانہ طریقہ استعمال کیا جا رہا ہے۔ کل غلام محمد خاں سیکند ڈکٹیٹر کے ساتھ ایک چھوٹا بچہ اور آٹھ کس گرفتار ہوئے۔ زمانہ شیخ پر سے تین عورتوں کو گرفتار کیا گیا۔ اور سب کو جوڈیشل چوالات میں دے دیا گیا۔ وہاں بھی وحشیانہ سونک ہے۔ کسی قسم کا لغوہ لگانا جرم قرار دے دیا ہے۔ ساری رات سارے شہر میں سوائے یوسف شاہی محلہ کے خطرناک شور و شر رہا۔ سزائے بید نہایت وحشیانہ ہے۔ ڈکٹیٹروں کو علاوہ قید کے سزائے بید دی جاتی ہے۔ محلہ دارنوجوانوں کی لسٹ مرتب ہوئی ہے۔ تاکہ سب کو سزائے بید دی جائے۔ مسجدوں میں سے نکال دیا جاتا ہے۔ پولیس راہ چلتے نوجوانوں۔ بوسٹوں بچوں کو گرفتار کر رہی ہے۔ بید لگانے پر ایک جج اور ایک ڈاکٹر کو جو کہ یوسف شاہ کے ہتھیار میں مقرر کیا گیا ہے۔ ۲۵-۲۵ بید لگانے جاتے ہیں۔ کل ایک ڈکٹیٹر کو ۲۵ بید لگانے گئے۔ جس کی حالت سخت نازک ہے۔ مسلم کانفرنس کے خیر خواہوں اور ڈکٹیٹروں کو بھی گرفتار کیا گیا۔ اور سزائے بید دی گئی۔ لاٹھی چارج سے زخمی شدہ مسلمانوں کو شفا خانوں میں اپنا کھانا کھانے پر مجبور کیا گیا ہے۔ ہندو مسلمانوں پر آڈیٹ سے کہتے ہیں۔ کہ بناؤ تمہارا شیر کشمیر کہاں ہے۔ اب گلینسی سفارشات کے عوض میں بیدوں کی سزا نو۔ ڈاک اور اخبارات پر سخت سسر ہے۔ تشویش روز بروز بڑھ رہی ہے۔ ۸۰ رجوں تیسرا ڈکٹیٹر معہ ۹ کس گرفتار ہوا۔ عورت کوئی گرفتار نہ ہوئی۔ کل ایک ہندو بھی اسلامی شیخ پر آیا۔ اور اس نے شیخ محمد عبداللہ صاحب کی بے وجہ گرفتار پر بطور پردٹ تقریر کی اور گرفتار ہوا۔ مکملی چل رہی ہے۔ مگر مسلمان ۱۹

# سکریریان پبلنگ کی فوری توجہ کی ضرورت

غیر مبایعین نے غیر احمدیوں کی غیر معمولی مخالفت سے ناہانسز فائدہ اٹھا کر بجائے غیروں کا مقابلہ کرنے کے ہمارے خلاف ایک پر جوش یورش شروع کر رکھی ہے۔ چنانچہ اس ضمن میں ان کے تین ٹریکٹ پچاس پچاس ہزار کی تعداد میں شائع ہو چکے ہیں۔ جیسا کہ ان کے اعلان سے ظاہر ہوتا ہے۔ بارہ لاکھ ٹریکٹ شائع کرنے کی ان کی تجویز ہے۔ اس خطرناک سکیم کے ڈیفنس اور اظہار حق کے لئے میرے عزیز مکرم منشی فخر الدین صاحب ملتان کی کتاب گھر قادیان نے اسی طرز کی سکیم شروع کر دی ہے۔ چنانچہ دو ٹریکٹ شائع بھی کر چکے ہیں۔ ایک مسند نبوت کے متعلق ہے۔ اور دوسرا کفر و اسلام کے متعلق ہے۔ ان ہر دو ٹریکٹوں میں نہایت دلچسپ اور لطیف طرز سے مولوی محمد علی صاحب کے مسلمات اور حوالہ جات کی رو سے اس امر کو ثابت کر دیا گیا ہے۔ کہ غیر مبایعین مسند نبوت اور کفر و اسلام کے متعلق جس قسم کے خیالات غیر احمدیوں کو خوش کرنے کے لئے ظاہر کرتے ہیں۔ دراصل ان کا عمل اور دل ان کے باکل خلاف ہے۔ ان ہر دو ٹریکٹوں اور دیگر تمام ٹریکٹ جو اس سلسلہ میں شائع ہوں ان کی بکثرت اشاعت نہایت ضروری ہے۔ قیمت بھی لاگت کے قریب ہے۔ لہذا چار روپے فی ہزار۔ احباب کو چاہیے۔ کہ غیر مبایعین کے فنڈ کو کچھنے کے لئے ان ٹریکٹوں کو بکثرت شائع کریں۔

## دو مفید رسالے

- ۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصدیق میں حضرت خواجہ غلام فرید صاحب کی عظیم الشان شہادت کے نام سے ایک ٹریکٹ نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے شائع کیا گیا ہے۔ جس میں حضرت خواجہ صاحب کا بیان کی تمام وہ تحریرات صحیح کر دی گئی ہیں۔ جن میں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسبت اپنی رائے ظاہر فرمائی ہے۔ حضرت خواجہ صاحب مرحوم کی ذات محتاج تعارف نہیں۔ آپ چار چوٹاں شریف ریاست بہاول پور کے گدی نشین تھے۔ اور ایک نہایت باعمل بزرگ تھے۔ اور اسی وجہ سے نواب صاحب بہاول پور آپ سے رشتہ ارادت رکھتے تھے۔ اضلاع نمان مظفر گڑھ۔ ڈیرہ غازیخان اور ریاست بہاولپور میں حضرت خواجہ صاحب رضی اللہ عنہ کے ہزاروں لاکھوں عقیدتمند ہیں۔ ان اضلاع کے احمدی احباب کو چاہیے۔ کہ یہ ٹریکٹ منگوا کر بکثرت تقسیم کریں۔ تبلیغ کا بہترین ذریعہ ہے۔ ۱۰ صفحے کا ٹریکٹ ہے۔ تین روپے سینکڑہ علاوہ محصول ڈاک دفتر دعوت و تبلیغ سے منگوائیں
- ۲) حقیقت جہاد۔ یہ رسالہ مولوی جلال الدین صاحب شمس کی تصنیف ہے۔ اس میں جہاد کی حقیقت کو واضح کیا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے

ناظر دعوت و تبلیغ (ناظر دعوت و تبلیغ) (ناظر دعوت و تبلیغ)



# فہرست نو مباحین ۱۹۳۲ء

۱۰۵۲	نور محمد صاحب صلح لاہور	۱۰۹۱	فاطمہ بی بی صاحبہ صلح گورداسپور	۱۱۲۶	سید اصغر علی شاہ صاحب صلح سیالکوٹ
۱۰۵۳	راج بی بی صاحبہ	۱۰۹۲	عائشہ بی بی صاحبہ	۱۱۲۷	خیر الدین صاحب امرت سر
۱۰۵۴	یعقوب ولد نور محمد صاحب	۱۰۹۳	نواب بی بی صاحبہ	۱۱۲۸	خادم حسین صاحب صلح گجرات
۱۰۵۵	ایوب صاحب	۱۰۹۴	سردار بی بی صاحبہ	۱۱۲۹	چوہدری نذیر احمد صاحب
۱۰۵۶	حسین بی بی صاحبہ	۱۰۹۵	عائشہ بی بی صاحبہ	۱۱۳۰	ذیلدار صلح گوجرانوالہ
۱۰۵۷	دلی محمد صاحب صلح سرگودھا	۱۰۹۶	محمد شریف صاحب	۱۱۳۱	چوہدری منظور احمد صاحب صلح سیالکوٹ
۱۰۵۸	عبدالغزیز صاحب گورداسپور	۱۰۹۷	علی محمد صاحب	۱۱۳۲	منظور بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری
۱۰۵۹	دین محمد صاحب	۱۰۹۸	ریشم بی بی صاحبہ	۱۱۳۳	منظور احمد خان صاحب صلح سیالکوٹ
۱۰۶۰	محمد نواز صاحب کٹھن شیش	۱۰۹۹	غلام محمد صاحب	۱۱۳۴	نور محمد صاحب صلح گورداسپور
۱۰۶۱	سادن ولد گمشدہ صلح ہوشیار پور	۱۱۰۰	بیگم بی بی صاحبہ	۱۱۳۵	مولوی جیراغ الدین صاحب
۱۰۶۲	برکت علی صاحب	۱۱۰۱	برکت علی صاحب	۱۱۳۶	زبیدہ بیگم صاحبہ
۱۰۶۳	دھنی ولد کریم بخش صاحب گورداسپور	۱۱۰۲	کریم بخش صاحب	۱۱۳۷	ملک محمد علی صاحب جھنگ
۱۰۶۴	مولوی رضا اللہ صاحب لائل پور	۱۱۰۳	امام الدین صاحب	۱۱۳۸	ماسٹر شہناز صاحبہ صلح گورداسپور
۱۰۶۵	غلام علی صاحب صلح جھنگ	۱۱۰۴	فضل بی بی صاحبہ زریچہ امام الہیہ	۱۱۳۹	نشہ غلام علی صاحب ہوشیار پور
۱۰۶۶	غلام قادر صاحب سیالکوٹ	۱۱۰۵	صاحب صلح گورداسپور	۱۱۴۰	سید قاسم صاحب بنگلور سٹی
۱۰۶۷	محمد حسین صاحب	۱۱۰۶	عائشہ بی بی صاحبہ گجرات	۱۱۴۱	عبدالرحمن صاحب
۱۰۶۸	سلطان ولد حسن محمد صاحب گجرات	۱۱۰۷	محمد اسماعیل صاحب صلح جالندھر	۱۱۴۲	محمد رضا صاحب
۱۰۶۹	محمد یوسف صاحب کولہو سیلٹ	۱۱۰۸	محمد یونس صاحب بنگلور	۱۱۴۳	سردار فتح محمد صاحب ریا پوچھ
۱۰۷۰	سردار بیگم صاحبہ صلح شیخوپورہ	۱۱۰۹	مرزا عبدالرحمن بیگ صاحب	۱۱۴۴	عبدالغفار صاحب میرٹھ
۱۰۷۱	کے وی ابو بکر کوہا صاحبہ کالی کٹ لالہ آباد	۱۱۱۰	سامانوی - پٹیالہ	۱۱۴۵	مولوی عبدالغفور صاحب مہمل دیپال
۱۰۷۲	لے ایم عثمان کوہا صاحبہ کٹی چیرا	۱۱۱۱	تاج الدین صاحب صلح گورداسپور	۱۱۴۶	سمندھاں صاحبہ نمبر دار
۱۰۷۳	لے ایم حسن کوہا صاحبہ کالی کٹ لالہ آباد	۱۱۱۲	نیاز احمد خان صاحب صلح ہوشیار پور	۱۱۴۷	سعد الدین صاحب
۱۰۷۴	لے پی احمد کوہا صاحب	۱۱۱۳	شیخ مولانا بخش صاحب صلح لکھنؤ	۱۱۴۸	نجم الدین صاحب
۱۰۷۵	ایس۔ وی عثمان کوہا	۱۱۱۴	محمد نواز صاحب پشاور کنڈ	۱۱۴۹	تمیس نذر صلح کوہاٹ
۱۰۷۶	منظور حسین صاحب کیمپ پور	۱۱۱۵	محمد رضا صاحب صلح شیخوپورہ	۱۱۵۰	مسماۃ خانم زینبہ صاحبہ چار بنگلہ
۱۰۷۷	اہلیہ ظہور احمد صاحبہ صلح ملتان	۱۱۱۶	حوری بی بی صاحبہ کٹک	۱۱۵۱	صلح بنوں
۱۰۷۸	عنایت اللہ صاحب نمبر دار صلح گورداسپور	۱۱۱۷	شرف الدین صاحب صلح گجرات	۱۱۵۲	آماج الدین احمد صاحب بنگال
۱۰۷۹	کلاب بی بی صاحبہ صلح گورداسپور	۱۱۱۸	کریم بی بی صاحبہ زریچہ	۱۱۵۳	سردار علی صاحب پٹواری
۱۰۸۰	شاہ محمد صاحب	۱۱۱۹	رابعہ بنت شرف الدین صاحبہ	۱۱۵۴	مع اہل دیپال کے صلح سیالکوٹ
۱۰۸۱	فیض محمد صاحب	۱۱۲۰	محمد ابراہیم بن شیخ احمد صاحب	۱۱۵۵	صدر الدین صاحب صلح گجرات
۱۰۸۲	بکر علی صاحب	۱۱۲۱	بنگلور چھاؤنی	۱۱۵۶	صفیہ بیگم صاحبہ جھانسی
۱۰۸۳	محمد دین صاحب	۱۱۲۲	فضل بی بی صاحبہ بنت نور باہی	۱۱۵۷	منیر خاں صاحب صلح پشاور
۱۰۸۴	محمد بی بی صاحبہ	۱۱۲۳	صلح گورداسپور	۱۱۵۸	اہلیہ فیض الرحمن صاحبہ کپورتھلہ
۱۰۸۵	نواب بی بی صاحبہ	۱۱۲۴	آمنہ بی بی بنت محمد عبداللہ صاحبہ	۱۱۵۹	یعقوب احمد صاحب صلح منٹھری
۱۰۸۶	کریم بخش صاحب	۱۱۲۵	سکینہ بی بی صاحبہ	۱۱۶۰	معراج بیگم صاحبہ امرت سر
۱۰۸۷	برکت علی صاحب	۱۱۲۶	اہلیہ صاحبہ	۱۱۶۱	منور شاہ صاحب صلح
۱۰۸۸	غوث محمد صاحب	۱۱۲۷	محمد سلیمان صاحب ریا پٹیالہ	۱۱۶۲	نور بیگم صاحبہ اہلیہ لالپور
۱۰۸۹	محمد الدین صاحب	۱۱۲۸	عبدالسلام صاحب سرینگر کشمیر	۱۱۶۳	فتح محمد صاحب صلح گورداسپور
۱۰۹۰	بیگم بی بی صاحبہ	۱۱۲۹	عبدالسلام شاہ صاحب	۱۱۶۴	قمر النساء صاحبہ پوری
۹۸۲	آمنہ بی بی صاحبہ صلح گورداسپور	۱۰۱۷	رضیہ بیگم صاحبہ صلح گورداسپور	۱۰۱۷	اقبال بیگم صاحبہ
۹۸۳	حسن بی بی صاحبہ	۱۰۱۸	فاطمہ بی بی صاحبہ شیخوپورہ	۱۰۱۸	عائشہ سراجی صاحبہ قادیان
۹۸۴	عائشہ سراجی صاحبہ قادیان	۱۰۱۹	نواب بیگم صاحبہ مالیر کوٹلہ	۱۰۱۹	نور بیگم صاحبہ صلح گورداسپور
۹۸۵	نور بیگم صاحبہ صلح گورداسپور	۱۰۲۰	زینب بی بی صاحبہ پٹیالہ	۱۰۲۰	اندک رکھی صاحبہ گوجرانوالہ
۹۸۶	اندک رکھی صاحبہ گوجرانوالہ	۱۰۲۱	مریم بی بی صاحبہ	۱۰۲۱	سید بیگم صاحبہ سیالکوٹ
۹۸۷	سید بیگم صاحبہ سیالکوٹ	۱۰۲۲	ممتاز بیگم صاحبہ صلح گورداسپور	۱۰۲۲	زینب بی بی صاحبہ گورداسپور
۹۸۸	زینب بی بی صاحبہ گورداسپور	۱۰۲۳	آمنہ بیگم صاحبہ حیدر آباد کن	۱۰۲۳	سید بیگم صاحبہ
۹۸۹	سید بیگم صاحبہ	۱۰۲۴	عائشہ بی بی صاحبہ صلح شاہ پور	۱۰۲۴	جیراغ بی بی صاحبہ
۹۹۰	جیراغ بی بی صاحبہ	۱۰۲۵	رسول بی بی صاحبہ سیالکوٹ	۱۰۲۵	طالعہ بی بی صاحبہ
۹۹۱	طالعہ بی بی صاحبہ	۱۰۲۶	آمنہ بی بی صاحبہ	۱۰۲۶	حسن بی بی صاحبہ
۹۹۲	حسن بی بی صاحبہ	۱۰۲۷	جیون بی بی صاحبہ صلح سیالکوٹ	۱۰۲۷	احمد بی بی صاحبہ لاہور
۹۹۳	احمد بی بی صاحبہ لاہور	۱۰۲۸	حیات بیگم صاحبہ شیخوپورہ	۱۰۲۸	فتح بی بی صاحبہ صلح گجرات
۹۹۴	فتح بی بی صاحبہ صلح گجرات	۱۰۲۹	نواب بی بی صاحبہ صلح گورداسپور	۱۰۲۹	نور بیگم صاحبہ گوجرانوالہ
۹۹۵	نور بیگم صاحبہ گوجرانوالہ	۱۰۳۰	فیض احمد صاحب ریت کشمیر	۱۰۳۰	رشیدہ بی بی صاحبہ امرتسر
۹۹۶	رشیدہ بی بی صاحبہ امرتسر	۱۰۳۱	فیض محمد صاحب ٹرور وڈ انڈیا	۱۰۳۱	ریشم بی بی صاحبہ قادیان
۹۹۷	ریشم بی بی صاحبہ قادیان	۱۰۳۲	میاں نور محمد صاحبہ پٹیالہ سٹیٹ	۱۰۳۲	رسول بی بی صاحبہ صلح گوجرانوالہ
۹۹۸	رسول بی بی صاحبہ صلح گوجرانوالہ	۱۰۳۳	علی محمد صاحب صلح لدھیانہ	۱۰۳۳	فاطمہ بی بی صاحبہ سیالکوٹ
۹۹۹	فاطمہ بی بی صاحبہ سیالکوٹ	۱۰۳۴	محمد یوسف صاحب پشاور	۱۰۳۴	مریم بی بی صاحبہ گورداسپور
۱۰۰۰	مریم بی بی صاحبہ گورداسپور	۱۰۳۵	عمر الدین صاحب صلح فیروز پور	۱۰۳۵	رمضان بی بی صاحبہ
۱۰۰۱	رمضان بی بی صاحبہ	۱۰۳۶	شیر محمد صاحب صلح ہوشیار پور	۱۰۳۶	جنت بی بی صاحبہ گجرات
۱۰۰۲	جنت بی بی صاحبہ گجرات	۱۰۳۷	مسماۃ بدھی صاحبہ صلح گورداسپور	۱۰۳۷	محمد بی بی صاحبہ بمبئی
۱۰۰۳	محمد بی بی صاحبہ بمبئی	۱۰۳۸	برکت بی بی صاحبہ	۱۰۳۸	محمدہ بیگم صاحبہ مالیر کوٹلہ
۱۰۰۴	محمدہ بیگم صاحبہ مالیر کوٹلہ	۱۰۳۹	مراد بی بی صاحبہ	۱۰۳۹	نصیرہ بیگم صاحبہ صلح گوجرانوالہ
۱۰۰۵	نصیرہ بیگم صاحبہ صلح گوجرانوالہ	۱۰۴۰	عزیز بی بی صاحبہ	۱۰۴۰	رسول بی بی صاحبہ گورداسپور
۱۰۰۶	رسول بی بی صاحبہ گورداسپور	۱۰۴۱	جنت بی بی صاحبہ	۱۰۴۱	زینب بی بی صاحبہ شیخوپورہ
۱۰۰۷	زینب بی بی صاحبہ شیخوپورہ	۱۰۴۲	جان بی بی صاحبہ	۱۰۴۲	غلام فاطمہ صاحبہ لاہور
۱۰۰۸	غلام فاطمہ صاحبہ لاہور	۱۰۴۳	دین محمد صاحب	۱۰۴۳	جنت بیگم صاحبہ شیخوپورہ
۱۰۰۹	جنت بیگم صاحبہ شیخوپورہ	۱۰۴۴	غلام فرید صاحب	۱۰۴۴	عائشہ بیگم صاحبہ
۱۰۱۰	عائشہ بیگم صاحبہ	۱۰۴۵	کینز فاطمہ صاحبہ لدھیانہ	۱۰۴۵	رسول بی بی صاحبہ لاہور
۱۰۱۱	رسول بی بی صاحبہ لاہور	۱۰۴۶	چوہدری عدالت خان صاحبہ ریا پٹیالہ	۱۰۴۶	بیگم بی بی صاحبہ صلح گجرات
۱۰۱۲	بیگم بی بی صاحبہ صلح گجرات	۱۰۴۷	شیخ محمد بخش صاحب صلح شاہ پور	۱۰۴۷	ہاجرہ صاحبہ گوجرانوالہ
۱۰۱۳	ہاجرہ صاحبہ گوجرانوالہ	۱۰۴۸	عبداللہ صاحبہ صلح گوجرانوالہ	۱۰۴۸	فضل نور صاحبہ جہلم
۱۰۱۴	فضل نور صاحبہ جہلم	۱۰۴۹	جان بی بی صاحبہ صلح گورداسپور	۱۰۴۹	مریم بیگم صاحبہ گورداسپور
۱۰۱۵	مریم بیگم صاحبہ گورداسپور	۱۰۵۰	حامد حسین صاحبہ میرپور	۱۰۵۰	اقبال بیگم صاحبہ
۱۰۱۶	اقبال بیگم صاحبہ	۱۰۵۱	بیگم بی بی صاحبہ صلح لائلپور	۱۰۵۱	



# آہنی خراساں (سین جلی)

قیمتیں اور تفصیلی حالات معلوم کر کے آپ یقیناً خوش ہوں گے

علاوہ ازیں چات کڑی لینہ جات انگریزی ہی بل فلورینز بادام روغن سیویاں قہیرہ اور چادلوں کی شینیں وغیرہ کے لئے ہماری با تصویر فہرست مفت طلب کیجئے

# آہنی رہٹ

دکھائی کا بہترین کم خرچ اور کارآمد دوا

پرلے دھیانوسی سامانوں کی بجائے ہمارے ترقی یافتہ رہٹ کیوں نہیں لگائے؟

جو اعلیٰ میٹرل اور بہترین نگرانی میں تیار کئے جاتے ہیں۔ پائیداری اور با فراط پانی دینے میں بے نظیر ثابت ہو چکے ہیں۔ آپ کی اوسط پیداوار نمایاں طور پر بڑھ جائیگی۔ روزمرہ کی مرمت اور بگڑنے کے ٹنوں سے ہمیشہ کیلئے بے فکر ہو جائیگی

ہمارے آہنی خراساں جھوٹے پیمانے پر آنے کی پائی کا بہترین ذریعہ ہیں۔ بیل یا بھینسا جوت کر فارغ وقت میں محقول آمدنی پیدا کیجئے۔ ہر قسم کے غذا جات کے علاوہ نمک ہلدی وغیرہ بھی پیسی جاتی ہے۔ اس چکی سے اناج کے اصل جوہر نشوونما *amino* حاصل ہوتے ہیں۔ آٹا ڈیڑھ من۔ دانہ چھ من فی گھنٹہ تیار ہوتے ہیں۔ اعلیٰ میٹرل اور بہترین نگرانی میں تیار ہوتے ہیں۔ ہر ملک سے کثرت طلب ہوتے ہیں۔

اس لئے دارالسلام منگولے کا تادیبی پتہ ہے

ایم۔ اے۔ سی۔ ایبٹن سٹرا انجینیئر۔ بٹالہ (پنجاب)

حضرت خلیفۃ المسیح اثنی عشریؑ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مضمون سے چند فقرات بحوالہ الفضل ۲۱ فروری ۱۹۳۳ء

# ہومیوپیتھک علاج

کے ذکر میں نقل کئے جاتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں۔ اس کے بعد ہومیوپیتھک طریق علاج یعنی علاج بالمثل کی دریافت نے طبی دنیا میں ایک تغیر عظیم پیدا کر دیا ہے۔ اور یہ معلوم کر کے انسان کو سخت حیرت ہوئی کہ اس کی شفا یابی کے لئے اللہ تعالیٰ نے نہایت حکمت سے ان ہی ادویہ میں قوت شفا بھی رکھی ہوئی ہے۔ جن سے اس قسم کی مرض پیدا ہوتی ہے۔ گویا بیماری کے ساتھ ہی اس کا علاج بھی رکھا ہے۔ جو چیز جس قسم کی بیماری بڑی مقدار میں پیدا کرتی ہے اسکی تھوڑی مقدار جو زہر یا بد اثر ڈالنے کی حد سے نکل جائے اس قسم کی بیماری رفع کرنے میں نہایت مفید ثابت ہوئی ہے۔ اس طریق علاج سے بہت امراض جو پہلے لا علاج سمجھے جاتے تھے۔ قابل علاج ثابت ہو گئے۔ اور طبی علوم میں ترقی ہوئی۔ یہی ہومیوپیتھک دنیاب ہے۔ الحمد للہ کہ حضور کے فدام میں ایک ہومیوپیتھک کا بہت شائق ہے۔ تناظرین کو چاہئے کہ ہومیوپیتھک کی قدر کریں۔ مکمل دوا والا الہو۔ ایم ایچ احمدی ہومیوپیتھک چمپور گڑھ میواٹ

ریشم۔ کٹر۔ ٹامہ۔ کر ٹڈی۔ سلک۔ مر سائز۔ سوئی ہر رنگ میں حسب آرڈر خریداران سادی و مشہدی لنگیاں کپڑا۔ گپٹری۔ احمدیہ کور ساڑھی قمیص۔ کوٹنگ وغیرہ تیار کیا جاتا ہے۔ احمدیہ ویونگ فیکٹری۔ قادیان پنجاب

قادیان کا قدیمی مشہور عالم بنظیر تحفہ

# گولیاں

قیمت فی تولہ دو روپیہ علی

صلنے کا پتھا شفا خاریق بہتات قادیان پنجاب

ایام حمل میں ۹ ہفتے تک جبکہ جنین کچی حالت میں ہوتا ہے۔ این ڈی ڈھلن صاحب اسے آر بی۔ این وغیرہ لٹن کی تیار کردہ مجرب دوا آزمودہ تین گولیاں کھلائیں۔ جراثیم زہینہ غالب اور مادینہ مغلوب ہو کر بفضل خدا ڈر کا پیدا ہوگا۔ ضرورت مند فائدہ اٹھائیں۔ قیمت برائے نام شہ روپے احمدی دوستوں کو مزید رعایت ہوگی۔ قیمتی تصادق موجود ہیں۔ ایم نواب الدین مینچر خوب اولاد درمینہ میاں محلہ بٹالہ ضلع گورداسپور

دارالسلام کا تحفہ

# مریضان جگر و طحال

مشکل آسان ہوگی گولیاں نافع جگر و طحال

اکثر مریضان جگر و طحال ذاتی لیمپ ضعف جگر دھڑکا وغیرہ عموماً لکھتے اور یہ سے بد دل ہو کر علاج سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ ان کی خاطر مجھے سالہا سال کی محنت و کاوش کے بعد گولیاں نافع جگر و طحال تیار کی ہیں جو حمل چھوٹی پٹنے میں آسان اور فائدہ میں خدا کے فضل سے سو فیصد کامیاب ثابت ہوئی ہیں۔ قیمت فی تولہ دو روپیہ علی۔ منگولے کا پتہ ڈاکٹر شیخ احمد الدین ایبٹن سٹرا دارالسلام ڈپنٹری۔ میواٹ بازار۔ لاکپور دارالسلام کا تحفہ

# اردو شارٹ ہینڈ

مختصر نوٹسی کے مستند ماہر و شہرہ آفاق استاد مسٹر جی ایم ہتھ لیت۔ ایس۔ ڈی۔ ایس۔ سی۔ ٹی۔ ایس۔ ڈی (انجینئر) ایم۔ آئی۔ ایس۔ ڈی۔ ایم (پریس) پرنسپل صاحب لائبرین کارپوریشن کالج کی تازہ تصنیف صرف دس آسان سبق کوڑہ میں دریا پراپیکٹس دکنو نہ سبق مفت

نیچر انڈین کارپوریشن کالج بٹالہ پنجاب

# انڈرون شہر میں

ایک باموقع مکان کی فروخت

ایک مکان بچتہ چارمرلے کے رقبہ میں بنا ہوا ہے جس پر بالائی منزل بھی ہے۔ شہری طرز کا تعمیر شدہ ہر ایک قسم کی ضروریات مہیا ہے۔ مسجد اقصی۔ مسجد مبارک دونوں بالکل قریب ہیں کوچہ مغلاں میں واقع ہے جو حسب لیتا جاتے ہیں خود یا کسی معتبر کے ذریعہ دیکھ کر قیمت کا فیصلہ کر لیں۔ تفصیلی حالات بذریعہ خط کتابت دریافت کیجئے۔ چوہدری المد بخش مالک المد بخش سٹیٹیم پریس قادیان

# ضرورت ہے

انٹرنس اور ایف اے پاس یا فیل نوجوانوں کی جو تین روپے سے ڈھائی سو روپے ماہوار تک کی ملازمت حاصل کرنا چاہتے ہوں۔ قواعد لکٹ ڈاک بھجوا کر منگوائیں۔ پنجاب انجینئرنگ انسٹی ٹیوٹ جالندھر شہر



# ہندو اور ممالک غیر کی خبریں

ہیدرآباد وکن سے ارجون کو سرکاری طور پر اخبار کی اس اطلاع کی تردید ہو گئی ہے۔ سکر اعلیٰ حضرت حضور نظام نے اقصیٰ یونیورسٹی کی تعمیر کے لئے چھ لاکھ روپیہ مرحمت فرمایا۔ سرپرست شوقم داس ٹھاکر داس وزیر ہند کی طرف عالمگیر اقتصادی کانفرنس میں ہندوستانی نمائندوں کی امداد کے لئے مجلس مشاورت میں شامل ہونے کے لئے مدعو کئے گئے تھے۔ مگر انہوں نے اس دعوت کو اس بنا پر قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ کہ ان کے نزدیک کانفرنس کی نمائندگی ہندوستان کے لئے مایوس کن ہے۔ فری پریس کا خیال ہے۔ کہ مشرنگا سوامی آئنگ بھی مجلس مشاورت میں شمولیت سے انکار کر دینگے۔

شملا سے ۱۰ ارجون کی اطلاع ہے۔ کہ ہمارا جہ دیواس کی تاج و تخت سے دست برداری کی سرکاری طور پر تصدیق نہیں ہو سکی۔ گوریاست مذکور کے نظام کے متعلق حکومت ہند کے سیاسی حلقوں میں کچھ عرصہ سے کافی تشریش کا اظہار ہو رہا ہے۔ مگر ریاستی انتظام میں اصلاح اور آئندہ نظام کے متعلق ابھی تک کوئی تجویز مرتب نہیں ہوئی۔ فلسطین کے مفتی اعظم نے ۱۰ ارجون کو شملہ میں ایسوسی ایٹ پریس کے نمائندہ سے ایک ملاقات کے دوران میں کہا کہ اقصیٰ یونیورسٹی کے لئے باشندگان فلسطین نے فی کس تقریباً بارہ آنے چندہ دیا ہے۔

انگلستان اور ہندوستان کے درمیان ٹیلیفون سروس شملہ کی ایک اطلاع کے مطابق کلکتہ۔ مدراس۔ ناگپور اندور۔ اکولا اور اوتی وغیرہ تک وسیع کر دی گئی ہے۔

ہنر ایکسی لئسی فالس رائے ہند کے متعلق یہ خبر شائع ہو چکی ہے۔ کہ آپ ۳ جولائی کو کشمیر جانے والے ہیں۔ مگر اب آپ نے اس سفر کو ملتوی کر دیا ہے۔

حکومت ہند نے اخبار سنڈے ایکسپریس لندن کی اس خبر کی تردید کی ہے۔ کہ فوجی رسد کے گھی میں ملاوٹ ہونے کی وجہ سے ہندوستانی افواج کے درمیان سخت شکایت پیدا ہو گئی ہے۔ اور اس وجہ سے تقریباً ۳۵ لاکھ روپیے کی رسد فوجی حکام نے ناقابل استعمال قرار دیدی ہے۔ حکومت ہند نے اعلان کیا ہے۔ کہ یہ بیان صحیح نہیں۔ ہندوستانی افواج کو جو گھی دیا جاتا ہے وہ بالعموم خالص ہوتا ہے۔ اور اسے پہلے آگرہ کے گھی گرم کرنے کے مرکز میں ارسال کیا جاتا

ہے۔ جہاں میڈیکل افسر معائنہ کرتا اور اس کے بعد اسے استعمال میں لایا جاتا ہے۔

حکومت سرحد کی طرف سے اس افواہ کی کہ لیونے فقیر اور اس کے ساتھی گرفتاری کے بعد کابل پہنچائے گئے ہیں۔ کوئی تصدیق نہیں ہو سکی۔

احمدآباد کے ناستری پنڈتوں نے وزیر ہند کو ایک عرضداشت بھیجی ہے۔ جس میں درخواست کی ہے کہ وہ نئے دستور حکومت میں اس مضمون کی ایک دفعہ کا اضافہ کر دیں۔ کہ باشندگان ہند کے مذہبی عقائد و رسوم میں دخل دینے کا نہ تو انتظامی ارکان کو اختیار ہوگا۔ اور نہ ہی قانونی طور پر ان میں کوئی دخل دیا جاسکیگا۔

بنگال میں سرکاری اعداد و شمار کے مطابق اس وقت ستر ہزار تعلیم یافتہ نوجوان ایسے ہیں۔ جو بالکل بے کار ہیں۔ باوجود تلاش بسیار انہیں کوئی روزگار نہیں ملتا۔ اس صورت حال پر غور کرنے اور بے روزگاری کو دور کرنے کی تجاویز مرتب کرنے کے لئے وسط جولائی میں بمقام کلکتہ ایک آل انڈیا کانفرنس منعقد ہوگی۔

ڈاکٹر موبجے نے ۹ ارجون کو پونہ میں ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ گاندھی جی نے لوگوں میں دو غلط خیال پیدا کر دیئے ہیں۔ ایک تو یہ کہ ہندو مسلم اتحاد کے بغیر سواراج ناممکن ہے۔ اور دوسرا یہ کہ چھوٹ چھوٹ سواراج کے راستہ میں روکاؤٹ ہے۔ اس کا نتیجہ بقول ڈاکٹر موبجے یہ ہوا ہے کہ مسلمان اپنے مطالبات میں روز بروز اضافہ کرتے جا رہے ہیں۔ اور ہندو سواراج کی خواہش میں ان کے سب مطالبات منظور کر کے کمزور ہو رہے ہیں۔

تحقیق اسلحہ جات کانفرنس کے جنرل کمیشن کی میٹنگ میں ۹ ارجون کو جاپانی نمائندہ نے کہا۔ کہ جاپان ہوائی بم باری کو قطعاً ترک کرنا منظور کر لے گا۔ بشرطیکہ ان خدشات کو رفع کر دیا جائے۔ جو اسے اپنی قوم کی حفاظت کے لئے لاحق ہو گئے ہیں۔

جاپان کاٹن فیڈریشن نے یہ انتظام کیا ہے۔ کہ امریکہ کی ادنیٰ قسم کی روٹی کو چینی روٹی میں ملا کر کپڑا تیار کرے۔ اس طریق سے جاپان کے کارخانہ دار ہندوستانی روٹی کا بائیکاٹ کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

بمبئی کی ایک اطلاع منظر ہے۔ کہ طلائی معیار ترک کرنے کے بعد ہندوستان سے اب تک ایک ارب ۴۴ کروڑ ۶۲ لاکھ ۲۶ ہزار ۵۴ روپیہ کا سونا ممالک غیر کو جا چکا ہے۔ چینی ڈاکوؤں کا جو گروہ تین انگریز بحری افروں کو اٹھا کر لے گیا تھا۔ ان کو منچو کو گورنمنٹ نے حکم دیا ہے کہ

وہ انگریز افسروں کو رہا کر دیں۔ ورنہ ان کا قلع قمع کر دیا جائیگا۔ اس دھمکی کے جواب میں ڈاکوؤں نے ۱۰ لاکھ ڈالر کا مطالبہ کیا۔ جس پر منچو کو گورنمنٹ نے صرف تیس ہزار ڈالر دینا منظور کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اگر اب بھی انہیں رہا نہ کیا گیا تو زبردست کارروائی کی جائیگی۔

ہمارا جہ الورا ۱۲ ارجون کو اپنے پرائیویٹ سیکرٹری ہوم منسٹر اور دیگر سولہ اشخاص کی معیت میں وکٹوریہ جہاز سے یورپ روانہ ہو گئے۔ آپ نے بیان دیتے ہوئے کہا کہ میں بجائی صحت کے لئے یورپ جا رہا ہوں۔

جاپانی سفیر نے ردھی سفیر کو مطلع کیا ہے۔ کہ جاپان ۲۵ ارجون سے چینی مشرقی ریوے کی خرید کے متعلق گفت و شنید شروع کرنے کے لئے آمادہ ہے۔

برما کے ایوان تجارت نے حکومت ہند کے کامرس ڈیپارٹمنٹ کو تار دے کر مطالبہ کیا ہے۔ کہ جاپانی چادروں کی درآمد کو روکا جائے۔ کیونکہ اس کی وجہ سے برما کے چادروں کی قیمتوں پر تباہ کن اثر پڑیگا۔ جو پہلے ہی بہت ارزاں ہیں۔ نیز جاپانی چادروں کی درآمد کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ برما میں کثیر مقدار چادروں کی بیچ جائیگی۔ جو مجبوراً انتہائی ارزاں نرخ پر فروخت کرنی پڑے گی۔

ملک معظم نے ۱۳ ارجون کو درلڈا کانوٹک کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے اپنی تقریر میں کہا کہ اس وقت جبکہ ہر طرف اقتصادی بد حالی کا دور دورہ ہے۔ میں گہری ذمہ داری کو محسوس کرتے ہوئے آپ اصحاب کا خیر مقدم کرتا ہوں۔ مجھے اس بات کا یقین ہے کہ تمام اقوام کی مشترکہ کوششیں مفید نتائج پیدا کر سکیں گی۔ اس کے بعد آپ نے فرانسیسی زبان میں تقریر کی۔ اور بتایا۔ کہ اس وقت تمام اقوام ایک ہی عارضہ میں مبتلا ہیں۔ جس کا ثبوت بیکاری کے روز افزوں اعداد و شمار سے مل سکتا ہے۔ میں اپیل کروں گا۔ کہ آپ صاحبان سب کی بہبودی کیلئے کوشش کریں۔

سرینگر میں یہ افواہ پھیلی ہوئی ہے۔ کہ ہمارا جہ صاب جہوں و کشمیر ولایت جانے والے ہیں۔ مشرک ابلون وزیر اعظم بھی آپ کے ساتھ ہونگے۔

سرکاری گزٹ میں اعلان کیا گیا ہے کہ سر جارج شسٹر کی جگہ مشراے۔ ایچ لائڈ کوڈ انسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کا عارضی ممبر مقرر کیا گیا ہے۔

پٹنہ کی ایک اطلاع منظر ہے کہ جلد ہی ایک درمختہ سازش شروع ہونیوالا ہے۔ جس میں شمالی بہار کے چار اضلاع کے ملزم شریک ہیں۔ اس سلسلہ میں بیکٹس انقلاب پسند گرفتار کئے جا چکے ہیں۔